# رباعیاتِ عمر خیام کے اردو میں منظوم ترجمے



عزیز احمد جلیلی (بی اے عثمانیہ)

# رباعیات عمر خیام

# کے

# اردو میں منظوم ترجمے

عزیز احمد جلیلی
(بی اے عثمانیہ)

نام کتاب ——— رباعیات عمر خیام کا اردو میں منظوم ترجمہ

سن اشاعت ——— ۱۹۸۷ء عیسوی

تعداد ——— ۶۰۰ (چھ سو)

قیمت ——— ۱۸/ روپے

ناشر ——— عزیز احمد جلیلی

پریس ——— نیشنل فائن پرنٹنگ پریس حیدرآباد

ملنے کا پتہ:

جلیل منزل، سلطان پورہ، حیدرآباد

# اِنتساب

اپنے دوست
حسن الدّین احمد
کے نام

# ترتیب

فارسی
سے ترجمے

# حرفِ اوّل

خیام کا نام زبان پر آتے ہی کئی ساغر اور پیمانے بادۂ رنگین سے بھرے آنکھوں کے سامنے چھلک جاتے ہیں شاید اس لئے کہ جس شاعر کا یہ نعرہ ہو اس کے ذوقِ مے نوشی کا کیا کہنا۔

آمد سحرے ندا ز میخانہ ما
کاے رند خراباتی دیوانہ ما
برخیز کہ پر کنیم پیمانہ ز مے
زاں پیش کہ پر کنند پیمانہ ما

اگر پینا پلانا ہی زندگی ہے تو اس کے لئے زندگی کا کوئی لمحہ، کوئی گھڑی خالی کیوں جائے، خیام نے ٹھیک ہی تو کہا ہے

مے نوش کہ عمر جاودانی ایں است
خود حاصلت از دورِ جوانی ایں است
ہنگامِ گل و مل ہست یاراں سرمست
خوش باش دمے کہ زندگانی ایں است

انگریزی شاعر FITZGERALD نے ان رباعیات کا انگریزی زبان میں منظوم ترجمے کر کے سارے یورپ اور امریکہ میں خیام کو مشہور اور معروف کر دیا ہے ان اشعار کو پڑھ کر خیام کے پرستاروں اور شیدائیوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے خیام کے نام کے نائٹ کلب (ٹائمس ویسٹ) یورپ اور امریکہ میں بے شمار کھولے گئے ہیں جہاں شرابِ ناب کے ساغر لنڈھائے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ شراب کو دو آتشہ، سہ آتشہ بنانے کے لئے فٹز جیرالڈ کے اشعار بھی گنگنائے جاتے ہیں یہ اس لئے بھی کہ مصوروں نے ان اشعار کی تشریح کے لیئے ایسی نادر دیدہ زیب تصویریں بناتی ہیں جن کو دیکھ کر بے ساختہ کہنا پڑتا ہے بقول جلیل ؏

ساقی بھی ہے چمن بھی ہے کالی گھٹا بھی ہے
ٹوٹے جو آج توبہ تو اے دل مزہ بھی ہے

آج کل کی مادہ پرست دُنیا میں جہاں مذہبی اعتقادات ڈگمگاتے نظر آتے ہیں صرف جام و مینا ہی کے سہارے غمِ روزگار اور روزمرہ کی ذہنی پریشانیاں اور اُلجھنیں فراموش کر سکتے ہیں اسی لیئے تو پینے پلانے کی محفلیں خیام کے نام سے آباد نظر آتی ہیں بقول شاعر

تمھارا نام لے کر رند مے آشام کرتے ہیں

ان باتوں کے علاوہ ایک ٹھوس حقیقت یہ بھی ہے کہ اس دانائے مشرق رندِ لاؤبالی کے اشعار میں پند و نصائح اور بے ثباتی دُنیا کی بھی تصویریں نظر آتی ہیں جب خیام یہ کہتا ہے

گر باخردی تو حرص را بندہ مشو

دریائے طمع خوار و سر رگندہ مشو

چوں آتشِ تیز نالش و چوں آب رواں

چوں خاک بھر باد پراگندہ مشو

یا یہ رُباعی ملاحظہ ہو

شد دعوی دوستی درین دیر حرام

اُلفت زکہ مردمی کجا اوست کدام

دامن زہمہ کشیدن اولے باشد

از دو بہر یکی سلامت است و کلام

اسی طرح ایک اور بحث بھی رباعیاتِ عمر خیام کے سلسلہ میں نقادوں اور تبصرہ نگاروں کے پیش نظر ہے وہ یہ کہ کتنی ایسی رباعیاں ہیں جو دراصل عمر خیام کی لکھی ہوئی ہیں اور کتنی ایسی رُباعیاں ہیں جو دوسرے ہم عصر شعراء کی لکھی ہوئی ہیں مگر خیام کے نام سے موسوم کر دی گئی ہیں

میں اس بحث کو بے نتیجہ سمجھتا ہوں جس کا نہ کوئی حاصل ہے اور نہ کوئی افادی پہلو اس لئے میں نے عبد الباری آسی کے مرتبہ مجموعۂ رباعیات مطبوعہ ۱۹۳۶ء کے اور انگریزی شاعر فٹز جیرالڈ کے منظوم انگریزی ترجموں (شائع شدہ سنہ ۱۹۷۸ء) کے پیش نظر جو رباعیات مجھ کو پسند آئیں ان کے اُردو منظوم ترجمے پیشِ ناظرین کئے ہیں اُمید کہ ناظرینِ اربابِ ذوق میری اس ادبی کاوش کو پسند کریں گے

عزیز احمد جلیلی

جلیل منزل سلطان پورہ

مکان نمبر 22/1/733/2/A حیدرآباد ۵۰۰۰۲۴

جنوری ۱۹۸۷ء

# حرفِ اخلاص

میرے عزیز دوست اور خانوادہ حضرت جلیلؔ کے لائق سپوت جناب عزیز احمد جلیلی نے عمر خیام کی رباعیات کے منظوم ترجمے کیئے ہیں جو اب زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر قارئین کی تفریح طبع کا سامان بہم پہنچا رہے ہیں

جناب عزیز احمد جلیلی کو شاعری ورثہ میں ملی لیکن انھوں نے منظوم ترجموں کی مشکل اور سنگلاخ زمین کو اپنے فنی جوہر کے اظہار کے لئے مختص کیا۔ انگریزی شاعری سے جو منظوم ترجمے انھوں نے کئے ان کو اپنے مجموعہ کلام "سوز و ساز" میں شامل کیا ہے وینز یہ ترجمے انگریزی شاعری سے کئے گئے اُردو منظوم ترجموں کے مجموعۂ ساز مغرب کے دس حصوں میں شامل ہیں

اس کے بعد جناب عزیز احمد جلیلی نے فارسی رباعیات کے ترجموں کی جانب توجہ کی اور بہت کم عرصہ میں عمر خیام کی (۲۳۲) رباعیات کے منظوم ترجمے کئے۔ ان میں کچھ ترجمے اصل فارسی رباعیات سے ہیں اور کچھ فیٹز جیرالڈ کے انگریزی ترجموں کا ترجمہ ہیں جن پر ترجمہ در ترجمہ کی تعریف صادق آتی ہے۔ پہلی دو رباعی کے ترجمہ کو چھوڑ کر تمام ترجمے باقی قطعات کے فارم میں ہیں یہ ترجمے کامیاب کوشش ہیں اس بنا پر اس مجموعہ کو اُردو شاعری میں ایک خوبصورت اضافہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

جہاں تک عمر خیام کی رباعیات کا تعلق ہے ایک وضاحت ضروری ہے جو رباعیات عمر خیام سے منسوب ہیں ان کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے[1]۔ مولانا عبدالباری مرحوم نے تحقیق کر کے یہ ظاہر کیا ہے کہ رباعیات عمر خیام کا کوئی نسخہ ایسا مستند نہیں ہے جس پر یہ خیال قائم کیا جاسکے کہ خود خیام کا لکھا ہوا یا اس کے زمانے کا مرتبہ ہے جو مجموعے عمر خیام کے نام سے ہیں ان میں اکثر رباعیات ایسی ہیں جن کے متعلق صحیح طور پر یہ معین نہ ہو سکا کہ کس کی ہیں چند رباعیات کو آوارہ گرد رباعیات کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ رباعیات عمر خیام سے بھی منسوب ہیں اور دوسرے شاعروں سے بھی ۔ بہر حال جن رباعیوں کو سطحی طور پر عمر خیام سے منسوب کیا جاتا رہا ہے ان کی نسبت قطعی طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ عمر خیام ہی کی ہیں ہو سکتا ہے کہ عمر خیام نے متقدمین یا اپنے معاصرین کی رباعیوں کا انتخاب اپنی پسند کے بموجب جمع کیا ہو اور اسی بنا پر ان رباعیات کو عمر خیام کے نام سے جو مجموعے شائع کئے گئے ہیں ان میں اکثر رباعیات دوسرے اساتذہ کی بھی درج ہیں۔

اگر زیر نظر مجموعے میں ایسی رباعیات کے منظوم ترجمے بھی شامل ہیں جن کو عمر خیام کی قرار نہیں دیا جاسکتا تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ترجمہ بہر حال کسی فارسی رباعی کا ہے خواہ وہ عمر خیام کی ہو یا کسی اور شاعر کی ۔ جناب عزیز احمد جلیلی نے جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے عبدالباری اور فیٹز جیرالڈ کے مجموعوں ہی سے عمر خیام کی رباعیات کا انتخاب

---

[1] رباعیات حکیم عمر خیام مع تذکرہ و ترجمہ و شرح مشرحہ حافظ جلال الدین احمد جعفری زینبی ۔ مطبع انوار احمدی الہ آباد

کیا ہے۔ چند منظوم ترجمے یہ ہیں۔

گئی بہار تو مرجھا گیا چمن کا گلاب
ہوئی ہے بند جوانی کی عطر بیز کتاب
وہ عندلیب جو نغمہ سرا تھی شاخوں پر
کدھر گئی، وہ کہاں اڑ گئی ہے خانہ خراب

*

آ گیا ماہِ صیام اب زندگی
بجھ سکے گی کیسے اپنی تشنگی
اتنا پی لے آخری شعبان میں
عید تک طاری رہے یہ بیخودی

*

آج کے روز جواں میں ہوں جواں موسم ہے
جام پیتا ہوں کہ ہاتھوں میں مرے پرچم ہے
عیب جوئی نہ کر اک تلخ حقیقت یہ ہے
مے بھی ہے تلخ جوانی میں یہ تلخی کم ہے

*

درِ میکدہ پہ کھڑے ہوئے جو صدائے مرغِ سحر سنی
کہا رندوں نے یہی چیخ کر درِ میکدہ یہ کھلے ابھی
نہ ہو دیر پینے پلانے میں کہ ہے تنگ وقت بہت یہاں
ہمیں جانا پہلے سحر سے ہے کہ نہ ہوگی پھر کبھی واپسی

اے یارا اگر تعمیر جہاں میں ہم کو بھی موقع ملتا
قابو میں اگر آجاتی یہ افسوس بھری ساری دنیا
تب ٹکڑے ٹکڑے کرکے اس کو چاروں طرف بکھرا دیتے
تعمیر نیا عالم کرتے جو خواہش دل کے قریں ہوتا

★

کریم تو ہے ترا کام ہے کرم کرنا
گناہ گار کو بھی کیوں نہ حق ہو جنت کا
ملے جو خلد عبادات سے یہ نہیں ہے کرم
گناہ گار کو بخشے تو ہے کرم تیرا

جناب عزیز احمد جلیلی کی کاوش کے نتیجہ میں منظوم اردو ترجموں میں ایک اور گلدستہ کا اضافہ ہو رہا ہے
یقیں ہے کہ اہلِ ذوق اس کو قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے

حسن الدین احمد

عزیزیہ باغ، سلطان پورہ
یکم جنوری ۱۹۸۷ء

آمد سحرے ندا ز میخانۂ ما
کاے رند خراباتی دیوانۂ ما
برخیز کہ پر کنیم پیمانہ زمے
زاں پیش کہ پر کنند پیمانۂ ما
(خیام)

اک صبح ندا آئی یہ میخانے سے
اے رند قدح نوش مرے دیوانے
آ خوب مئے ناب کے ساغر چھلکائیں
بھر جائے قدح زیست کا اس سے پہلے
(ترجمہ)

مے نوش کہ عمر جاودانی این است
خود خاصیت از دورِ جوانی این است
ہنگام گل و مل ست و یاران سرمست
خوش باش دمے کہ زندگی این است
(خیام)

پی جام کہ عمرِ جاودانی ہے یہی
خود خاصیتِ دورِ جوانی ہے یہی
ہے موسمِ گل رند ہیں سارے مدہوش
خوش خوش تو رہے کہ زندگانی ہے یہی
(ترجمہ)

ساقی قدحے کہ ہست عالم ظلمات　　جز روی تو نیست در جہاں آب حیات

از جان و جہاں و ہر چہ در عالم ہست　　مقصود توئی و بر محمدؐ صلوات

(خیام)

---

تاریکیوں میں ساقی ڈوبی ہوئی ہے دنیا　　چہرہ ہے تیرا اس میں آب حیات گویا

مقصود اس جہاں کا در اصل ذات احمدؐ　　انؐ پر درود بھیجو نام انؐ کا لب پہ آیا

(ترجمہ)

---

در صومعہ و مدرسہ و دیر و کنشت　　ترسیدہ دوزخ است و جویائے بہشت

آں کس کہ ز اسرار خدا با خبر است　　زین تخم در اندرون دل ہیچ نکشت

(خیام)

---

صومعہ مدرسہ دیر اور کلیسا میں گئے　　لوگ ارمان لئے خلد کے دوزخ سے ڈرے

اپنے معبود سے کچھ خوف جو ہوتا ان کو　　ایسی باتیں نہ کبھی اپنی زباں پر لاتے

(ترجمہ)

---

ساقی دلِ من کہ شادی از غم نشناخت　　جز جامِ مے از نعیمِ عالم نشناخت
مے دہ کہ دمِ صبوح جاں بخش دم است　　کس غیر مسیح قدرِ ایں دم نشناخت

(خیامؔ)

مست و مدہوش ہے دل میرا کچھ ایسا ساقی　　جانتا ہی نہیں غم کیا ہے مرا کیا ہے خوشی
صبح کے وقت مجھے جامِ صبوحی دیدے　　قدر عیسیٰ ہی کو معلوم مسیحائی کی

(ترجمہ)

مے خور کہ بزیر گل بسے خواہی خفت　　بے مونس و بے حریف و بی ہمدم و جفت
زنہار بکس مگو تو ایں رازِ نہفت　　ہر لالۂ پژمردہ نخواہد بشگفت

(خیامؔ)

اُٹھ جام چڑھا آنکھوں پہ غفلت کا پردا ہے　　اک روز تو سو جائے گا مٹی میں دبے گا
اک راز بیاں کرتا ہوں میں غور سے سن لے　　اک بار جو مرجھاتا ہے پھر گل نہیں کھلتا

(ترجمہ)

عشق از چہ بلاست آں بلا حکم خداست
بر حکم خدا ملامت خلق چرا ست
چوں نیک و بد خلق بتقدیر خدا است
پس روزِ پسیں حساب بر بندہ چرا ست

(خیّام)

یہ عشق اک بلا ہے لیکن ہے حکم رب سے
عاشق کا نفرتوں سے کیوں تذکرہ ہو کرتے
تقدیرِ نیک و بد کا خلاق جب خدا ہے
روزِ حساب مجھ سے پھر کیوں حساب مانگے

(ترجمہ)

از گردشِ چرخ ہیچ مفہوم نیست
جز رنج زمانہ ہیچ مرسوم نیست
ہر چند بکارِ خویش در مے نگرم
عمرے بگذشت و ہیچ معلوم نیست

(خیّام)

چرخ کی گردش کا یہ مفہوم ہے تو جان لے
دکھ ملے دنیا میں رنج و درد کے ساتھی ملے
رات دن ہے صرف اپنے کام پر میری نظر
عمر گذری اور سمجھ میں کچھ نہیں آیا مرے

(ترجمہ)

یارب تو کریمی و کریمی کرم است — عاصی ز چہ رو برون ز باغ ارم است

با طاعتم ار بخشی آں نیست کرم — با معصیتم اگر بخشی کرم است

(خیام)

کریم تو ہے ترا کام ہے کرم کرنا — گناہ گار کو بھی کیوں نہ حق ہو جنّت کا

ملے جو خلد عبادت سے یہ نہیں ہے کرم — گناہگار کو بخشے تو ہے کرم تیرا

(ترجمہ)

مے خوردن من نہ از برائے طرب است — نے بہر فساد و ترک دین و ادب است

خواہم کہ بہ بیخودی بر آرم نفسے — مے خوردن و مست بودنم ایں سبب است

(خیام)

پیتا ہوں یہ نہ عیش و مسرت کے واسطے — مائل فساد پر ہوں نہ نفرت ہے دین سے

آرام دہر تھوڑے ہی دم کو بھلا سکوں — میں منہ سے ہوں لگائے ہوئے جام اس لیے

(ترجمہ)

ہر دل کہ درد مہر و محبت بسرشت
گر ساکن مسجد است و گر زاہل کنشت

در دفتر عشق نام ہر کس کہ نوشت
آزاد ز دوزخ ست و فارغ ز بہشت

(خیام)

ہر وہ دل دردِ محبت کا جو شیدائی ہے
نہ مسلمان ہے نہ کافر ہے نہ ہرجائی ہے

دفترِ عشق میں لکھا گیا جو نام اس کا
دوزخ و خلد سے آزاد وہ سودائی ہے

(ترجمہ)

مے گرچہ بشرع زشت نام ست خوش ست
چوں درکفِ شاہدی غلام ست خوش ست

تلخ ست و حرام ست خوشم مے آید
دیریست کہ تا ہرچہ حرام ست خوش ست

(خیام)

شرع کی رو سے ہے شراب حرام
پر ہے خوش رنگ دستِ یار میں جام

تلخ ہے اور یہ حرام بھی ہے
اس لئے اس سے رغبت اس سے کام

(ترجمہ)

ساقی حذر از غم تو ام آہ کہ نیست　　جرم زر خت حق ست آگاہ کہ نیست
مقصودِ دنی و جز تو کس در دلِ من　　واللہ کہ نیست ثم باللہ کہ نیست

(خیام)

جز غم ترا کھانے کوئی چارہ نہیں ساقی　　بن دیکھے تجھے میرا گذارہ نہیں ساقی
تو ہی مرا مقصود ہے تو ہی مرا معبود　　جز تیرے کوئی اور گوارہ نہیں ساقی

(ترجمہ)

بر لوح نشان بودنی ہا بود است　　پیوستہ قلم زنیک و بد آسودہ است
اندر تقدیر انچہ بایست بداد　　غم خوردن و کوشیدن ما بیہودہ است

(خیام)

لوح محفوظ میں جو کچھ بھی بیاں میں آئے　　ہونے والا ہے جو کچھ لکھ دیا خامے نے اسے
پائے گا تو وہی تقدیر نے جو لکھا ہے　　کام آتے نہیں یاں کی جا پہ قدم کوشش کے

(ترجمہ)

روزی کہ شود اذا السماءُ انشقت		واندم کہ بود اذا النجوم انکدرت
من دامن تو بگیرم اندر عرصات		گویم صنما بای ذنبٍ قتلت

(خیامؔ)

تارے ہو جائیں گے دُھندلے آسمان پھٹ جائے گا		جب قیامت ہو گی قائم شور ہو گا حشر کا
تھام کر معشوق کا دامن یہ پُوچھوں گا وہاں		کیوں کیا تھا قتل مجھکو کیا جُرم تھا

(ترجمہ)

چوں ہشیارم زمن طرب پنہاں ست		چوں مست شوم در خردم نقصان ست
حالیست میان مستی و ہشیاری		من بندۂ آنکہ زندگانی آں ست

(خیامؔ)

رہ کے ہشیار کبھی خوش میں نہیں رہ سکتا		مست و بیخود رہوں ادراک سے کر لوں پردا
اس لیئے بیچ کا رستہ ہی چنا ہے میں نے		زندگانی میں خوشی کا ہے یہی اک رستا

(ترجمہ)

در وادیٔ غیب چوں رسیدن ہوس است — از غیب کسان نظر بریدن ہوس است

زینساں کہ من احوال جہاں می بینم — دامن ز زمانہ در کشیدن ہوس است

(خیام)

وادیٔ غیب کی گر سیر کی خواہش ہے تجھے — نکتہ چینی بھی نہ کر عیب نہ گن لوگوں کے

میں نے جس قسم کے حالات یہاں دیکھے ہیں — ان کا ایما ہے کہ دنیا سے کنارہ کر لے

(ترجمہ)

ہشدار کہ روزگار شور انگیز است — ایمن منشین کہ تیغ دوران تیز است

در کام تو گر زمانہ لوزینہ نہد — زنہار فرو مبر کہ زہر آمیز است

(خیام)

ہوش میں رہ کہ زمانہ ہے بہت شر انگیز — بے خبر مت ہو کہ دنیا ہے یہ تلوار سے تیز

دے زمانہ تجھے حلوہ بھی جلے تو مت کھا — ہو گا یہ حلوہ بھی مجھکو ہے یقین زہر آمیز

(ترجمہ)

ہر گہ کہ غمے ملازم دلی شود ت　　یا قصۂ کار خویش مشکل شود ت

حال دل دیگرے ببا ید پرسید　　تا خوشدلی تمام حاصل شود ت

(خیاؔم)

اسیر غم ہو کوئی یا مصیبتوں میں گھرے　　جو اپنے سے بھی ہے بدحال اسکو بھی دیکھے

یہ جان لے کہ ہے اوروں کی بھی مصیبت کیا　　تب اسکے رنج والم بھی ضرور کم ہونگے

(ترجمہ)

دشمن و دوست فعل نیکو نیکو ست　　بر کے کند آنکہ نیکیش عادت وخو ست

دوست چوں بدکنی شود دشمن تو　　با دشمن اگر نیک کنی گردد دوست

(خیاؔم)

چاہیئے ہر ایک سے کرنا بھلائی چاہیئے　　اس میں رسوائی ہے تیری تو برائی گر کرے

دوست ہو جائے گا دشمن چاہیے گر اس کا برا　　گر کرے دشمن سے نیکی وہ بھی تیرا دم بھرے

(ترجمہ)

بسیار بگشتم بگرد در و دشت — یک کار من از گشت ہمی نیک نگشت

دلشاد خوشی زمانہ بارے عمرم — گر خوش بگذشت یکدمی خوش نگذشت

(خیام)

ہم گئے دنیا میں ہر جا بستی بستی بھی پھرے — کام کچھ اپنا نہ نکلا ہم رہے ناکام سے

رنج و غم ہی ہے زمانے میں تو میرا ہے خیال — ایک لمحہ بھی رہے ہم خوش تو ناخوش رہے

(ترجمہ)

طاس فلک از پیش دلارای و تیست — آسودہ دریں جہاں نمیدانم کیست

ایمن نفسے ز مرگ می نتواں زیست — پس فائدہ در جہاں بیفائدہ چیست

(خیام)

آسماں ظاہر میں دلکش ہے مگر دلکش نہیں — کوئی بھی ہے آج اس دنیا میں شاداں کیا کہیں

موت کا ہر وقت دھڑکا موہی کا خوف ہے — فائدہ رہنے کا کیا ایسی جگہ پھر ہمنشیں

(ترجمہ)

مے میخورم و مخالفاں از چپ و راست     گویند مخور بادہ کہ دیں را عداست

چوں دانستم کہ می عدوے دین است     واللہ بخورم خونِ عدو را کہ رواست

(خیام)

---

میں نے شراب پی تو یہ مئے کے مخالفین     ناراض ہیں کہ جام و سبو ہیں خلافِ دین

یہ دشمنانِ دین ہیں معلوم جب ہوا     کیوں کر نہ ان کا خون پیئوں یار ہمنشیں

(ترجمہ)

---

ہر کو رقمے ز عقل در دل بنگاشت     یک روز ز عمر خویش ضائع نگذاشت

یا در طلب رضائے یزداں کوشید     یا راحتِ جان گزید و ساغر برداشت

(خیام)

---

دانا ہیں وہی صاحبِ دل بھی ہیں وہی     ضائع نہیں کرتے ہیں جو زیست اک دن بھی

رہتے ہیں عبادت میں وہ یا تو مصروف     یا مئے میں ڈبو دیتے ہیں ایسی ہستی

(ترجمہ)

نیکی و بدی کہ در نہاد بشرست — شادی و غمی کہ در قضا و قدرست

با چرخ مکن حوالہ کاندر رہِ عقل — چرخ از تو ہزار بار بیچارہ ترست

(خیام)

بدی و نیکی جو انسان کو پیش ہے آتی — قضا و قدر کی ہے بات غم ملے کہ خوشی

نہ کہنا چاہیئے ہے چرخ بھی ہمارے خلاف — ہزار درجے ہے مجبور چرخ تم سے بھی

(ترجمہ)

عمرت تا کے بخود پرستی گذرد — یا در پے نیستی و ہستی گذرد

می خور کہ چنین عمر کہ غم در پی اوست — آن بہ کہ بخواب یا بمستی گذرد

(خیام)

عمر کب تک خود پرستی میں یہ گذرے گی تری — مرنے اور جینے کی فکروں میں سدا بیچارگی

جام پی اور عیش کر لے کیونکہ غم ہے مستقل — اس لئے مستی میں کٹ جائے تو بہتر ہے یہی

(ترجمہ)

ہر لذت و راحتے کہ خلاق نہاد — از بہرِ مجردانِ آفاق نہاد
ہر کس کہ ز طاق منقلب گشت بجفت — آسائش خود بہ بردِ بر طاق نہاد

(خیام)

پیدا کیئے ہیں عیش و طرب خود خدا ہی نے — یہ ساری راحتیں ہیں مجرّد کے واسطے
انسان ایک کی جگہ جب ہو گیا ہے دو — آرام و عیش طاق پہ ہیں اسنے رکھ دیئے

(ترجمہ)

مے خور کہ ز تو قلت و کثرت ببرد — و اندیشہ ہفتاد و دو ملت ببرد
پرہیز مکن ز کیمیائے کہ ازو — یک جرعہ مے ہزار علت ببرد

(خیام)

مدام ساغرِ رنگین نہ ہونٹوں سے چھوٹے — نہ آئے کثرت و قلت کی بات پاس تیرے
یہ کیمیا ہے دوا ہے ہزار دردوں کی — اسی لئے تو نہ کر اجتناب پینے سے

(ترجمہ)

گویند بحشر گفتگو خواہد بوُد
واں یار عزیز تند خو خواہد بوُد
از خیر محض جز نکوئے ناید
خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بوُد

(خیّام)

حشر میں اس سے بات جب ہوگی
تُند خو ہوگا یارِ لاثانی؟
ہم یہ کہتے ہیں وہ ہے خیرِ محض
رہ کے خوش کرلے عاقبت اپنی

(ترجمہ)

ایں چرخ جفا پیشۂ دُعائے بنیاد
ہرگز گرہ بستہ کس را نکشاد
ہرجا کہ یکے دید کہ داغے دارد
داغے دگرش بر سر آں داغ نہاد

(خیّام)

اس چرخ جفا پیشہ کی بُنیاد ہے اعلیٰ
حل کی کوئی مشکل نہ کیا کام کسی کا
حالت یہ ہے اک داغ ابھی اچھا نہ ہوا تھا
اک دوسرا داغ اور کلیجے میں لگایا

(ترجمہ)

یاران چو باتفاق میعاد کنید  خود را بجمال یکدگر شاد کنید
ساقی چو مے مغانہ در کف گیرد  بیچارہ فلان را بدعا یاد کنید

(خیام)

حسب وعدہ جمع ہونگے اک جگہ احباب جب  شاد اور مسرور ہونگے دل کے میخانے میں سب
ہاتھ میں ساقی کے جب آئیگا واں جام شراب  دیگا رندوں کو دعائیں جو گئے ہیں بےسبب

(ترجمہ)

توبہ مکن از مے اگرت مے باشد  صد تائب با دغا در پے باشد
گل جامہ دران و بلبلان نعرہ زنان  در وقت چنین توبہ روا کے باشد

(خیام)

نہ توبہ کر کہ ابھی مے کے باقی ہیں قطرے  یقین ہے کہ ستائیں گے نائبین تجھے
چہک رہے ہیں عنادل تو گل شگفتہ ہیں  کر اجتناب تو ایسے میں توبہ کرنے سے

(ترجمہ)

دَر چرخ تو با انواع سخنہا گفتند — ایں بے خبران گوہر دانش سفتند
واقف چو نگشتند بر اسرار فلک — اول ُزنخے زدند و آخر خفتند

(خیام)

لگایا زور بہت اور بہت ہی سر مارا — نہ آشکارا کسی سے فلک کا راز ہوا
طرح طرح کی بنائی گئیں بہت باتیں — لحد میں سو گئے بس اور کچھ صلا نہ ملا

(ترجمہ)

از عمر تو چونکہ می تراشد شب و روز — مگذار کہ بر تو خاک باشد شب و روز
روز و شب خویش را بشادی گذراں — اے بسکہ بنا نئی تو و با شد شب و روز

(خیام)

رہے گی تری عمر دُنیا گھٹا کے — نہ دے اس کو مہلت کبھی زیر کرنے
خوشی میں طرب میں بسر روز و شب کر — نہ ہو گا جو تو روز و شب تب بھی ہونگے

(ترجمہ)

بازی بودم پریدہ از عالم راز — تا بوکہ رسم من از نشیبی بفراز
اینجا چو نیافتم کسے محرم راز — زان در کہ درآمدم برون رفتم باز

(خیام)

تھا باز میں اک عالم کے راز سے یاں آیا — شاید ملے پستی سے ادراک بلندی کا
اس راز کا پر مجھکو محرم نہ ملا کوئی — جس در سے میں آیا تھا اسی در سے ہی میں لوٹا

(ترجمہ)

میلم بشراب ناب باشد دائم — گوشم بہ نے و رباب باشد دائم
گر خاک مرا کوزہ گراں کوزہ کنند — آں کوزہ پر از شراب باشد دائم

(خیام)

خواہش ہمیشہ رہتی ہے مجھکو شراب کی — رغبت ہے میرے کانوں کو چنگ و رباب کی
کوزہ بنایا جائے اگر مری خاک سے — اس میں سمائی ہو گی شراب کی

(ترجمہ) شرابِ عناب کی

از بادہ شود تکبر سرہا کم  وز بادہ شود کشادہ بند محکم
ابلیس اگر بادہ خوردی یکدم  کردے دو ہزار سجدہ پیشِ آدم

(خیام)

شراب وہ ہے نکالے غرور جو سر سے  گرہ جو سخت ہو اس کو بھی یہ سدا کھولے
اگرچہ تھوڑی سی ابلیس بھی جو یہ پیتا  تو دو ہزار ابھی آدم کو کرتا وہ سجدے

(ترجمہ)

در عشق ز صد گونہ ملامت بکشم  ور بشکنم ایں عہد غرامت بکشم
گر عمر وفا کند جفا ہائے ترا  بارے کم ازانکہ تا قیامت بکشم

(خیام)

اُلفت میں سو طرح کی ملامت اُٹھاتا ہوں  ترک اس کو گر کرے قدر خود اپنی گھٹاتا ہوں
تری جفا اُٹھانے کرے عمر گر وفا  میں روزِ حشر تک اسے ہر دم اُٹھاتا ہوں

(ترجمہ)

شد دعوی دوستی دریں دیر حرام | الفت نہ کہ مردمی کجا دوست کدام
دامن زہمہ کشیدن اولے باشد | از دور بہ ہر یکی سلامت است و کلام

(خیام)

اس عہد میں حرام ہے دعویٔ دوستی | الفت کی نہ اخلاق و محبت کی روشنی
بہتر ہے ان تمام سے دامن بچائے تو | بس دور سے سلام کر اس میں ہے بہتری

(ترجمہ)

یارب تو گلم سرشتہ من چہ کنم | پشم و قصبم تو رشتہ من چہ کنم
ہر نیک و بدی کہ از من آمد موجود | تو بر سر من نوشتہ من چہ کنم

(خیام)

اے خدا تو ہی نے گوندھا مری مٹی کا خمیر | خود مری ہستی میں شامل رہی تیری تدبیر
نیک و بد مجھ سے جو سرزد ہوئے اس دنیا میں | تو نے تقدیر میں لکھا تھا مری کیا تقصیر

(ترجمہ)

دشمن بغلط گفت کہ من فلسفیم ایزد داند کہ انچہ او گفت نیم
لیکن چو دریں غم آشیاں آمد دام آخر کم ازاں کہ من نہ دانم کہ کیم

(خیام)

دشمن یہ کہہ رہا ہے غلط ہوں میں فلسفی اللہ جانتا ہے کہ یہ سچ نہیں کبھی
آیا تو ہوں میں غمکدۂ دہر میں یہاں خود مجھکو کچھ خبر نہیں اپنے وجود کی

(ترجمہ)

خوش باش کہ عالم گزراں خواہد بود ہر چرخ قِران اختر خواہد بود
خشتی کہ ز قالب تو خواہند زدن بنیاد سرائے دیگراں خواہد بود

(خیام)

خوش رہ کہ یہ دنیا ہے گزرنے والی گردوں پہ رہیں گے نہ ستارے باقی
مٹی یہ بدن جب ترا ہو جائے گا بنیاد یہی ہو گی نئی دنیا کی

(ترجمہ)

تا ظن نبری کہ از جہان میترسم | وز مردن و از زفتن جان میترسم
مردن چہ حقیقت ست نرسم آن باکم نیست | چوں نیک نزیستم ازان میترسم

(خیام)

---

گمان نہ کر ڈراتی ہے مجکو یہ دنیا | نہ خوف موت کا ہے اور نہ ڈر ہے مرنے کا
دراصل موت حقیقت ہے اس سے کیا ڈرنا | ڈر اس کا ہے کہ کٹے زندگی نہ اور آرا

(ترجمہ)

---

جانا من و تو نمونۂ پرکاریم ؟ | سر گرچہ دو کردہ ایم یکتن داریم
بر نقطہ روانیم کنوں دائرہ دار | تا آخر کار سر بہم باز آریم

(خیام)

---

دونوں تو اور میں ہیں چوں پرکار | دو ہیں سر اور ایک جانِ زار
کام پر زدں کا ہے الگ ہی الگ | ملتے اک نقطہ پہ ہیں آخر کار

(ترجمہ)

---

بانفس ہمیشہ در ستیزم چہ کنم — وز کردۂ خویشتن بدردم چہ کنم
گیرم کہ زمن درگذرانی بہ کرم — زان شرم کہ دیدی کہ چہ کردم چہ کنم

(خیام)

اپنے نفس سے جنگ میں کرتا ہوں بار بار — غمگین اپنے فعل پہ رہتا ہوں دلفگار
میری خطائیں دیکھ کے بھی درگذر کیا — شرمندہ ہوں خجل ہوں میں اے میرے کردگار

(ترجمہ)

برخیز و مخور غم جہاں گذران — خوش باش دمی بشادمانی گذران
در طبع جہاں اگر وفائی بودی — نوبت بتو خود نیامدی از دگران

(خیام)

اُٹھ اور غم نہ کر تو زمانے کے واسطے — خوش رہ کے عمر اپنی خوشی سے گذار دے
بوئے وفا جو ہوتی ضمیر جہاں میں — تجھ تک کبھی نہ آتے ہم اپنے قدم اُٹھائے

(ترجمہ)

اے آنکہ توئی خلاصۂ کون و مکان بگذار دمی وسوسۂ سود و زیان

اک جام مے از ساقی باقی بستان تا باز رہی تو از غم ہر دو جہان

(خیام)

تو آدمی خلاصہ ہے کون و مکان کا سود و زیاں کا دل سے نکال اپنے وسو

اک جام معرفت کا چڑھالے جو تو ابھی دونوں جہاں کے فکروں سے باز آئے دل ترا

(ترجمہ)

اے گشتہ شب و روز بدنیا نگراں اندیشہ نمی کنی تو از روزِ گراں

آخر نفسے بہ بین و باز آئی بخود کایام چگونہ مے کند با دگراں

(خیام)

دنیا کے بکھیڑوں میں تو مصروف ہے دن رات غافل ترے لب پر ہے کبھی موت کی بھی بات

دنیا میں عمل جو ہو ترا نیک عمل ہو ہاں موت سے تو ہو گی بہر حال ملاقات

(ترجمہ)

گر باخبر دی تو حرص را بندہ مشو — در پائے طمع خوار و سرافگندہ مشو
چون آتش تیز باش و چون آب رواں — چون خاک بہر باد پراگندہ مشو

(خیام)

حرص کا بندہ نہ ہو عقل اگر کچھ ہے تجھے — نہ جھکے سر یہ کبھی تیرا طمع کے آگے
تیز ہو آگ کی مانند رواں آب کی طرح — خاک کے مثل نہ ہو دوش ہوا پہ جو اڑے

(ترجمہ)

گل گفت کہ من یوسف مصر چمنم — یاقوت گراں مایہ پر زر دہنم
گفتم چو تو یوسفے نشانی بنما — گفتا کہ بخون غرق نگر پیرہنم

(خیام)

مصر کے باغ کا یوسف ہوں میں یہ گل نے کہا — ہوں میں یاقوت بھرا زر سے یہ منہ ہے میرا
گل سے میں نے کہا یوسف کی نشانی تو دکھا — تر بتر خون سے دامن ہے مرا گل بولا

(ترجمہ)

در دامنِ این چرخِ نوا انگیز کہن یا یار تو سر زیک گریبان بر کن

دستی کہ زمانہ زانتا بد سر و بن کوہ نہ بکن از وے کہ دراز است سخن

(خیام)

---

چرخِ کہن دکھاتا ہے ہر روز شعبدے ممکن نہیں کہ مل سکے تو اپنے یار سے

ہرگز نہ کارگر تری تدبیر ہو گی دیکھ بہتر ہے اس کے حال پہ تو اس کو چھوڑ دے

(ترجمہ)

---

تا در ہوس لعل لب و جام مئی در پیئے آواز دف و چنگ و نئی

اینہا ہمہ خشوست خدا امید اند یا ترک تعلق نہ کنی ہیچ نئی

(خیام)

---

کب تک رہے گی دلبر و ساغر کی جستجو فکر دِن میں چنگ و نے کے ہی ڈوبا رہے گا تو

جب تک کرے نہ ترکِ تعلق جہاں سے ہرگز نہ تری زیست میں آئیگا رنگ و بو

(ترجمہ)

---

اے آنکہ خلاصۂ چہار ارکانی　　بشنو سخنے ز عالم روحانی
دیوے و ددے و ملک و انسانی　　با تست ہر آنچہ مے نمائی آنی

(خیام)

---

اے آدمی تو خلاصہ ہے چار ارکان کا　　میں تجھ سے عالم رویا کی بات کہوں گا
تو خود خدا ہے فرشتہ ہے مرد و انسان ہے　　وہی صفات ہوں جس رنگ میں کہ تو رنگ جا

(ترجمہ)

---

گویند بہشت و حوض کوثر باشد　　وانجا مے و شہد و شکر باشد
پر کن قدح بادہ و بر دستم نہ　　نقد ز ہزار نسیہ خوشتر باشد

(خیام)

---

حوضِ کوثر کی ہے بہشت میں مے　　شہد و شکر سبھی خوب ہے ہر شے
کر کے لبریز بادہ جام اٹھا　　نقد بہتر ہزار ادھار سے ہے

(ترجمہ)

---

اے دہر بکردہ ہائے خود معترفے　　در خالقہ جور و ستم معتکفے

نعمت بخسان دہی و زحمت بکسان　　زین ہر دو برون نیست خری یا خرفے

(خیام)

---

اے دہر حق شناس نہیں ہیں چلن ترے　　تیرے چلن میں جور و ستم ہیں ملے ہوئے

زحمت ملے شریفوں کو نعمت کمینوں کو　　بوڑھا ہوا ہے عقل و سمجھ کچھ نہیں تجھے

(ترجمہ)

---

مے خور کہ ظریفان جہان را دردی　　بر گرد دنیا گوش زمے بینی خوی

تا کہ گوئیم توبہ بشکستی ہے　　صد توبہ شکستہ بہ کہ یک شیشہ مے

(خیام)

---

بہتر کہ بعض افراد پی کر شراب　　عاقبت کر لیتے ہیں اپنی خراب

ٹوٹنا سو توبہ کا بہتر مگر　　ٹوٹنا اک شیشہ مے ہے عذاب

(ترجمہ)

با من تو ہر آنچہ گوئی از کیں گوئے — پیوستہ مرا ملحد و بیدین گوئے
من خود مقرم ہر آنچہ گوئی ہستم — انصاف بدہ ترا رسد کیں گوئے

(خیام)

مجھ سے جو کہتا ہے تو کہتا ہے بغض و کینہ سے — اس لئے ملحد کبھی بے دین کہتا ہے مجھے
مجکو خود اقرار ہے اس بات کا جو کچھ ہوں میں — پر تو اس قابل ہوا کب جو مجھے ایسا کہے

(ترجمہ)

گر در گیری چگونہ پرواز کنم — با عشق تو بے چگونہ آغاز کنم
یک لحظہ سرشک دیدہ می نگذارد — تا چشم بروے دیگرے باز کنم

(خیام)

میں کروں پرواز کیونکر تو اگر کرلے اسیر — دوسروں کے عشق کا کیونکر میں کھا سکتا ہوں تیر
دیکھ سکتا ہی نہیں نظریں اٹھا کر میں اسے — دونوں آنکھوں میں بھرے ہیں میری اب اشکوں نیر

(ترجمہ)

گر روئے زمین بجملہ آباد کنی　　چنداں نبود کہ خاطرے شاد کنی
گر بندہ کنی بلطف آزادے را　　بہتر کہ ہزار بندہ آزاد کنی

(خیام)

اگر آباد تو دنیا کو کر دے　　نہیں خوش کرنے سے بہتر کسی کے
غلام اپنا بنانے سے ہے بہتر　　ہزاروں کر دے تو آزاد بندے

(ترجمہ)

یک چند بکودکے باستا د شدیم　　یک چند باستادی خود شاد شدیم
پایاں سخن شنو کہ مارا چہ رسید　　از خاک بر آمدیم و بر باد شدیم

(خیام)

سیکھنے کیلئے استاد کے ہاں جاتے تھے　　ایک دن خود بھی ہم استاد زماں ہو بیٹھے
مگر انجام ہوا کیا ذرا یہ بھی سن لو　　خاک سے پیدا ہوئے اور گئے خاک تلے

(ترجمہ)

افسوس کہ نامۂ جوانی طے شد     وین تازہ بہار ارغوانی دے شد
واں مرغِ طرب کہ نام او بود شباب     ہیہات ندانم کہ کے آمد کے شد

(خیام)

افسوس ہے کہ ختم ہوا دورِ زیست کا     ساغر میں ایک قطرہ مے بھی نہیں بچا
وہ طائرِ طرب کہ جسے کہتے ہیں شباب     معلوم ہی نہ ہو سکا کب آیا کب گیا

(ترجمہ)

من در رمضان روزہ اگر می خوردم     تا ظن نہ بری کہ با خبر مے خوردم
از محنتِ روزہ روزِ من چوں شب بود     پنداشتہ بودم سحر مے خوردم

(خیام)

رمضاں میں جو کبھی دن کو بھی پیتا ہوں شراب     یہ نہ سمجھو کہ میں ہشیار تھا یا تھا بے خواب
فکرِ روزہ کی جو تھی مجھکو گماں ہوتا تھا     سحری کھاتا ہوں میں ہے ابھی نورِ مہتاب

(ترجمہ)

چوں نیست مقام ما درین دیر مقیم پس بے مے و معشوق عذابست الیم
تا کہ ز قدیم و محدث اے مرد سلیم چوں من رفتم جہاں چہ محدث چہ قدیم

(خیام)

ہمیشہ مجھکو جو اس دھر میں نہیں رہنا بغیر یار و سبو کے عذاب ہے جینا
قدیم ہے کہ محدث ہے کیا خبر دینا فضول بحث ہے یہ جبکہ میں یہاں نہ رہا

(ترجمہ)

من بادہ بجام یک منی خواہم کرد خود را بدو جام می غنی خواہم کرد
اول سہ طلاق عقل و دین خواہم گفت پس دختر رز را بزنی خواہم کرد

(خیام)

بادہ و جام سے میں دوستی کر لوں گا ضرور دونوں سے دل مرا ہو جائے غنی اور پر نور
عقل اور دین کو سہ بار طلاقیں دیکر دختر رز سے جو شادی ہوی دل ہے مسرور

(ترجمہ)

اجرام کہ ساکنان ایں ایوانند — اسباب تردد خردمندانند
ہاں تاسر رشتۂ خرد گم نکنی — کانان کہ مدبران سرگردانند

(خیام)

جہاں میں ہم کو ستارے نظر جو آتے ہیں — کسی کو سعد کسی کو نحس بتاتے ہیں
اسی لئے تو پریشان عقلمند ہیں سب — جو ہوشیار ہیں وہ بھی فریب کھاتے ہیں

(ترجمہ)

افسوس کہ نامۂ جوانی طے شد — وآں تازہ بہار ارغوانی دے شد
واں مرغ طرب کہ نام او بود شباب — ہیہات ندانم کہ کے آمد کے شد

(خیام)

افسوس ہے کہ ختم ہوا قصۂ شباب — باقی رہی بہار نہ رنگینیٔ شراب
وہ طائر طرب کہ جوانی تھا جس کا نام — کب آیا کب گیا وہ زمانہ ہے ایک خواب

(ترجمہ)

در عالم جہاں بہوش مے باید بود    در کار جہاں خموش می باید بود

تا چشم و زباں و گوش بر جا باشد    بے چشم و زباں و گوش می باید بود

(خیام)

دنیا ہے ایسی جا کہ جہاں اس کے کام میں    دھوکے سے پھنس نہ جائے کہیں اس کے دام میں

بھولے سے اس کے کام میں نہ دیا کبھی نہ دخل    خاموش ہو کے مست رہے اپنے جام میں

(ترجمہ)

عاقل غم و اندیشہ لاشے نخورد    جز جام لبالب دپیلپے نخورد

غم در دل و بادہ در صراحی باشد    کاش بسر آنکہ غم خورد می نخورد

(خیام)

عاقل غم فردا میں رہے ہے غلطاں سحر و شام    جز جام صراحی کے نہیں اور کوئی کام

غم دل میں رہے ہے جیسے صراحی میں مے ناب    اے خاک نشین گھول دے مے میں غم ایام

(ترجمہ)

بوسیدہ مرقعہ اند این خامے چند    نا رفتہ رہِ صدق وصفا گامی چند
بگرفتہ زطامات الف لامے چند    بد نام کنندۂ نکو نامے چند

(خیام)

گدڑیاں پہنے پھٹی پھرتے ہیں جو لوگ یہاں    ہٹ گئے راہِ صداقت سے وہ گمراہ جہاں
الف آزادی کا پیشانی پہ ہیں کھینچے ہوئے    سب کو بہلاتے ہیں دھوکے میں ہیں تا انسان

(ترجمہ)

اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من    ویں حرف معمانہ تو خوانی و نہ من
ہست از پس پردہ گفتگو من و تو    چوں پردہ برافتد نہ تو مانی و نہ من

(خیام)

واقف ہے نہ تو اور نہ میں رازِ دل سے    یہ ایک معما ہے جو سلجھائے نہ سلجھے
یہ باتیں مری اور تری ہیں پسِ پردہ    اُٹھ جائے گا جب پردہ تو ہم دونوں نہ ہونگے

(ترجمہ)

چوں نیست بہر چہ ہست جز باد بدست　　چوں نیست بہر چہ ہست نقصان و شکست
پندار کہ ہر چہ ہست در عالم نیست　　انگار کہ ہر چہ نیست در عالم نیست

(خیّام)

ہونے کی طرح کب ہے جو تو دنیا میں دیکھے　　جو کچھ بھی نہیں ہے نہیں نقصان کچھ اس سے
سمجھے تو اگر نیست کو ہست، ہست کو بھی نیست　　پھر تجھ پہ پڑیں گے نہ کبھی رنج کے پردے

(ترجمہ)

بیگانہ اگر وفا کند خویش من است　　ور خویش جفا کند بد اندیش من است
گر زہر موافقت کند تریاق است　　ور نوش مخالفت کند نیش من است

(خیّام)

اپنا سمجھ جو غیر بھی تجھ سے وفا کرے　　اپنا جفا کرے تو اسے غیر جانیئے
تریاق ہے جو زہر بھی راس آئے ہمنشیں　　امرت بھی زہر ہے جو موافق نہ ہو ترے

(ترجمہ)

زآمدن من نبود گردوں را سود | وز بردن من جلال و جاہش نفزود
وز ہیچ کسے نیز دو گوشم نشنید | کآمدن و بردن من از بہر چہ بود

(خیام)

میری پیدائش سے دنیا کو ہوا کیا فائدہ | میرے مرنے سے جہاں کو آسماں کو کیا ملا
میں نے ایسی بات کب اب تک کسی سے ہے سنی | فائدہ آنے کا کیا ہے کیا نتیجہ جانے کا

(ترجمہ)

گاویست بر آسمان نامش پروین | یک گاو دگر نہفتہ در زیرِ زمین
چشم خردت کشای چوں اہل یقین | زیر و زبر دو گاو مشتی خر بین

(خیام)

اک گائے ہے فلک پر پرویں ہے نام جس کا | اک گائے وہ ہے جس کا زیرِ زمیں ٹھکانا
آباد گویا دنیا گایوں کے درمیاں ہے | ان دو کے بیچ خر کا ہے قافلہ روانا

(ترجمہ)

از گردشِ ایں دائرہ بے پایاں — بر خورداری دو نوع مردم را داں

یا با خبری تمام از نیک و بدش — یا بیخبری از خود و از کارِ جہاں

(خیام)

تو جانتا ہے ہمدم گردوں کی گردشوں سے — ملتے ہیں فائدے ہر انسان کو دو طرح کے

دُنیا کے نیک و بد سے یا با خبر رہے وہ — یا بے خبر ہو ایسا اپنے بھی ہوں پرائے

(ترجمہ)

زاں پیش کہ نام تو ز عالم برود — مے خور کہ چو مے اسد بدل غم برود

بکشای سرِ زلفِ بتے بند ز بند — زاں پیش کہ بند بندت از ہم برود

(خیام)

اس سے پہلے جہاں سے ہم اُٹھیں — جام پی تاکہ غم سے دُور رہیں

ہم گیسوئے یار سُلجھا لے — قبل اس کے کہ ہم گذر جائیں

(ترجمہ)

تا چند ملامت کنی اے زاہد خام ... ما رندِ خراباتی و مستیم مدام

تو در غم تسبیح و ریا و تلبیس ... ما با مے و معشوق مدامیم بکام

(خیام)

کب تک مرے سینے پہ زاہد ہے ملامت ... میں رندِ خرابات ہوں پیتا ہوں بصد لذت

تسبیح و ریا کاری کے غم میں ہے جو غلطاں ... ملتی نہیں تجھ کو مے و معشوق سے فرصت

(ترجمہ)

روزیکہ ز تو گذشتہ شد یاد مکن ... فردا کہ نیامدست فریاد مکن

ز آئندہ و بگذشتہ خود یار مکن ... حالی خوش باش و عمر برباد مکن

(خیام)

گذر گئے ہیں جو دن انکی یاد کیوں آئے ... جو آنے والے ہیں دن ان کی فکر کیوں ہے تجھے

گذشتہ کو تو بھلا دے نہ ذکرِ فردا کر ... کہ خوش رہے گا قناعت جو حال پر تو کرے

(ترجمہ)

بامردم پاک اصل و عاقل آمیز ورنا اہلان ہزار فرسنگ گریز
گر زہر دہد ترا خردمند بنوش ور نوش رسد ز دست نا اہل گریز

(خیام)

شریف لوگ خردمند دوست ہوں تیرے جو عقل رکھتے نہیں ان سے دور رہنا ہے
اگر دے زہر خردمند پی لے تو اُس کو نہ پی ملے بھی جو آب حیات ناداں سے

(ترجمہ)

ساقی مے خوشگوار بر دستم نہ واں ساغر چوں نگار بر دستم نہ
آں مے کہ چو زنجیر بپیچیدہ بر خود دیوانہ شدم بیار بر دستم نہ

(خیام)

ساقی شراب ناب کا اک جام بھر کے دے ہو لطف جبکہ ساغر تاباں بکف رہے
موجیں شراب کی ہیں جو زنجیر کی طرح دیوانگی بڑھی ہے مری اس کی یاس سے

(ترجمہ)

ایزد چو نخواست آنچہ من خواستہ ام — کے گرددراست آنچہ من خواستہ ام

گر جملہ صواب ست کہ او خواستہ ام — پس جملہ خطاست آنچہ من خواستہ ام

(خیام)

یں نے کیا وہی سب جو کچھ کہ میں نے چاہا — اس کا اثر نہیں کچھ چاہا نہ ہو جو رب کا

سب کچھ ثواب ہے وہ جو کچھ کہ چاہا اس نے — جو کچھ کہ میں نے چاہا غلطی تھی ایک دھوکا

(ترجمہ)

کس خلد جحیم را ندیدا است اے دل — گوکسی کہ ازاں جہاں رسید است اے دل

امید وہراس ما بچیزیست کہ زاں — جز نام ونشانی نہ پدید است اے دل

(خیام)

ابتک نہ بہشت و دوزخ دیکھی نہیں کسی نے — کوئی بھی تو پلٹ کر آیا نہیں وہاں سے

صرف اس لئے ہیں غلطاں اُمید وبیم میں ہم — بس نام ہی سُنا ہے درشن ہوئے نہ اس کے

(ترجمہ)

فریاد کہ عمر رفت بر بیہودہ   ہم لقمۂ حرام و ہم نفس آلودہ

فرمودۂ ناکردہ سیہ رویم کرد   فریاد از کردہائے نا فرمودہ

(خیام)

افسوس ہو گئی ہے برباد عمر یوں ہی   لقمۂ حرام کھایا آلودہ تھا نفس بھی

تیری عدول حکمی سے منہ ہوا ہے کالا   افسوس جو تھا کرنا وہ بات بھی نہیں کی

(ترجمہ)

اے دل ز غم جہاں کہ گفت خون شو   با ساکن عشوہ خانہ گردون شو

دانی چہ کنی چو نیست ایمان مقام   انگار ز راہ دون نیامدی بیرون شو

(خیام)

اے دل غم جہاں میں نہ تو خون بہا کبھی   دنیا کو غمکدہ نہ سمجھ رہ خوشی خوشی

کیا جانتا نہیں یہ ٹھہرنے کی جا نہیں   آیا نہ جیسے خود سے ہو ویسے ہی واپسی

(ترجمہ)

نہ لائقِ مسجد نہ درخورِ کنشت    ایزد دانہ گل مراز چہ سرشت

چوں کافر درویشم و چو قحبۂ زشت    نہ دین و نہ دنیا نہ اُمیدِ بہشت

(خیام)

لائق ہوں نہ مسجد کے نہ بُت خانے کا شیدا    اللہ نے مجھے کو کسی مٹی سے بنایا

کافر ہوں نہ درویش نہ ہیں طالبِ دُنیا    جنت کی نہ اُمید نہ دُنیا کا ہے چسکا

(ترجمہ)

دنیا چو گزشتنی است من نجر فتی نکم    جز باد نشاط و می روشن نکم

گویند خدا ترا ز مے توبہ دہاد    او خود ندہد ور بدہد من نہ کنم

(خیام)

فانی جہاں میں اپنی ہی مرضی چلاؤں گا    بُجز جامِ عیش اور میں کچھ کر نہیں سکا

کہتے ہیں مے سے توبہ کرے گر خدا نصیب    توبہ نصیب ہو تو میں توبہ کروں گا کیا؟

(ترجمہ)

از آتش و باد و آب خاکیم ہمہ    در عالم کون در ہلاکیم ہمہ

تا تن باماست در جفائیم ہمہ    چوں تن برود درون پاکیم ہمہ

(خیام)

ہم بنے آب و ہوا و نار سے اور خاک سے    عالم کون و مکاں میں ہم ہلاکت میں پڑے

جسم جب تک اپنا قائم ہے بلائیں ساتھ ہیں    اور نہ ہوگا جسم جس دن پاک ہم ہو جائینگے

(ترجمہ)

زاہد نہ بزہد کرد سود اے ساقی    زیرا کہ عمل عیاں نمود اے ساقی

پر کن قدح بادہ تو زود اے ساقی    کامد ز ازل انچہ کہ بود اے ساقی

(خیام)

زاہد نے اختیار کیا زہد ساقیا    لیتا رہا وہ کام ریا سے نہ کچھ ہوا

بھر کر شراب ناب کا پیمانہ دے اسے    سب کچھ وہی ہوا جو تھا تقدیر کا لکھا

(ترجمہ)

لشکر ز صبا دامنِ گُل چاک شُدہ — بُلبل ز جمال گل طرب ناک شُدہ

در سایۂ گُل نشین کہ بسیار ایں گُل — از خاک بر آمدہ است و بر خاک شُدہ

(خیام)

دیکھو صبا سے دامنِ گُل چاک ہو گیا — گُل کا جمال دیکھ کے بلبل بھی خوش ہوا

سایہ میں گُل کے بیٹھ کے تو زندگی گذار — کثرت سے پھول کھلتے ہیں اور ہوتے ہیں فنا

(ترجمہ)

اے نیک نکردہ بد بیہا کردہ — انگا بہ لطفِ حق تولا کردہ

بر عفو مکن تکیہ کہ ہرگز نبود — ناکردہ چو کردہ کردہ چوں ناکردہ

(خیام)

نیکی سے رہ کے دُور تو کرتا ہے بس بدی — اور اس کے بعد لطفِ خدا پر نظر تری

تکیہ نہ کر نا عفو پہ ہرگز تو اس لئے — ناکردہ اور کیا ہے تجھے کام ایک ہی

(ترجمہ)

ما خرقۂ زہد در سرِ خم کردیم ؛ وز خاکِ خرابات تیمم کردیم

باشد کہ درونِ میکدہ دریابیم ؛ عمرے کہ درونِ مدرسہ گم کردیم

(خیام)

خرقۂ زہد کو نذرِ سرِ خم ہم نے کیا ؛ خاکِ میخانہ سے ہی کام تیمم کا لیا

علم کے واسطے کھوئی تھی دبستاں میں جو عمر ؛ میکدے ہی میں پتہ اُس کا مگر ہم کو مِلا

(ترجمہ)

تن در غمِ روزگارِ بے داد مدہ ؛ جان را زغمِ گذشتگاں باد مدہ

دل جز بسرِ زلفِ پریزاد مدہ ؛ بے بادہ مباش و عمر بر باد مدہ

(خیام)

آزار دے نہ جسم کو دُنیا کے واسطے ؛ جان دُے نہ انکی یاد میں جواب نہیں رہے

دل اپنا صرف زلفِ حسیناں ہی میں لگا ؛ بے جام رہ کبھی نہ بُجھا عمر کے دیئے

(ترجمہ)

بگرفت مرا عشق بکاری خوش خوش　　گفتا چو من آمدم تو یا بیرون کش

القصہ چناں سوخت دلم از غم راو　　کاتش ہمہ ہیزم شد و ہیزم آتش

(خیام)

عشق نے مخصوص اپنے کام سب کرکے مجھے　　یہ کہا "میں آ گیا اپنی خوشی کو چھوڑ دے"

مختصر یہ اس طرح غم سے جلایہ دل مرا　　آگ لکڑی کی طرح اور لکڑی مانند آگ کے

(ترجمہ)

غرہ چہ شوی بمسکن و کاشانہ　　ہر عمر کہ ہست خاصلش افسانہ

ہمخانہ بادی و تو افروزی شمع　　ہر رہگذر سیل چہ سازی خانہ

(خیام)

مغرور کیوں ہے مسکن و کاشانہ پر یہاں　　اتراتا عمر پر ہے جو ہے صرف داستاں

رہ کر ہوا کے گھر میں جلاتا ہے تو چراغ　　کیوں رہگذر میں سیل کی تعمیر ہو مکاں

(ترجمہ)

اے چرخ مرا مکش بہ پستی خویش     بشناس بلندی من و پستی خویش

من خود زغم خویش و تہی دستی خویش     پیوستہ ملول باشم از ہستی خویش

---

اپنی پستی سے گردوں مارتا ہے کیوں مجھے     اپنی پستی پر نظر میری بلندی پر کرے

مفلسی سے اور ناداری سے ہوں میں خود ملول     کس لئے تو ایسی نوبت پر بھی مجھکو رنج دے

---

اے زندگی تن و توانم ہمہ تو     جانی و دلی اے دل و جانم ہمہ تو

تو ہستی من شدی ازانی ہمہ من     من نیست شدم در تو ازانم ہمہ تو

---

تاب و طاقت میری جو کچھ ہے وہ تو ہے زندگی     تو ہی میرا دل بھی ہے اور تو ہی میری جان بھی

تو سراسر میری ہستی ہو گئی ہے اس لئے     تو بنی ہستی مری اور میں ہوا ہستی تیری

---

چوں آمدنم بمن نہ بد روز نخست     دین رفتن بیمراد عزمیست درست

برخیز و میاں نہ بند ای ساقی چیست     کاندرہ جہاں بلے فرد خواہم شست

(خیام)

---

خود سے تو اس جہاں میں آئے نہیں ہیں ہم     ہم یہ بھی جانتے نہیں جائیں گے کب عدم

بے بس ہیں ساقیا ترے مجبور کس قدر     بھر بھر کے جام دے کہ نکل جائے دل سے غم

(ترجمہ)

---

قومے متفکر اندر مذہب و دین     جمعے متحیر اند در شک و یقین

ناگاہ منادیے بر آمد ز کمین     کائے بیخبر اں راہ نہ آنست و نہ دین

(خیام)

---

اک قوم دین و مذہب کی فکر میں لگی ہے     شک اور یقیں کے چکر میں دوسری پڑی ہے

ناگاہ غیب سے یہ آواز ایک آئی     اس میں نہ ہوشیاری اس میں نہ راستی ہے

(ترجمہ)

---

گویند مرا کہ مے پرستم ہستم گویند مرا عارف و مستم ہستم

در ظاہرِ من نگاہ بسیار مکن کاندر باطن چنانکہ ہستم ہستم

(خیام)

کچھ تو کہتے ہیں مے پرست مجھے بعض عارف بھی مجھکو ہیں کہتے

میرے ظاہر پہ تو نگاہ نہ کر جو ہوں باطن میں ہوں تو کیا سمجھے

(ترجمہ)

آں قوم کہ در مقام تمکین نہ قند با آخر کار جملہ مسکین نہ قند

مسکین مسکین بمرگ ہم می گفتند واں طائفہ کاندر رہ تحسین نہ قند

(خیام)

وہ قوم جو مثال تھی ناز و غرور کی مسکین بن کے دارِ فنا سے گذر گئی

کہتی تھی مرتے مرتے کہ مسکین بہت ہیں ہم یہ اس کا حال ہے کہ جو تحسین پسند تھی

(ترجمہ)

گر باخردی تو حرص را بندہ مشو — در پاۓ طمع خوار و سرافگندہ مشو

چون آتشِ تیز باش و چون آبِ رواں — چوں خاک بہر باد پراگندہ مشو

(خیام)

بننا نہ بندہ حرص کا گر عقل ہے تجھے — پائے طمع پہ سر نہ یہ تیرا کبھی جھکے

آتش کے مثل تیز رواں مثلِ آب ہو — برباد تو ہوا میں نہ ہو مثل خاک کے

(ترجمہ)

گر دست دہد ز مغز گندم نانی — وز مے کدوۓ ز گوسپندی رانی

با لالہ رخے نشستہ در ویرانی — عیشی ست کہ نیست حد ہر سلطانی

(خیام)

گندم کی ایک روٹی ہی مل جائے جب کبھی — مے کی صراحی بکرے کی ران ایک بھنی ہوئی

ہمراہ اک حسینہ ہو ویرانہ ہو کوئی — یہ ایسا عیش ہے نہ ملے جو کہ شہ کو بھی

(ترجمہ)

عمریست کہ مداحی مے وردمن است     اسبابے است ہرچہ درگردمن است

زاہد اگر استاد تو عقل است اینجا     خوش باش کہ استاد تو شاگردمن است

(خیام)

---

تعریف میں شراب کی گذری ہے زندگی     اطراف میں رکھا ہوا خم بھی ہے جام بھی

استاد تیرا عقل ہے زاہد تو خوب ہے     کیوں خوش نہ ہوں کہ دونوں سے ہے میری دوستی

(ترجمہ)

---

اے دل اگر از غبار تن پاک شوی     تو روح مجسمی بر افلاک شوی

عرش است نشیمن تو شرمت باد     کائی و مقیم خطۂ خاک شوی

(خیام)

---

اے دل غبار جسم سے ہو جائے تو جو پاک     پہنچے فلک پہ روح تری بن کے تابناک

تیرا مقام عرش ہے اے بندۂ زمین     تو رہتا ہے زمین پہ تیرا فعل شرمناک

(ترجمہ)

---

ابریق مئے مرا شکستی ربی     بر من در عیش را بہ بستی ربی

بر خاک فگندی مئے گلگو مرا     خاکم بدہن مگر تو مستی ربی

(خیامؔ)

میرا پیمانہ رب نے توڑ دیا     عیش و عشرت کے در کو بند کیا

پھینک دی سب زمیں پہ میری شراب     خاک ہو نہ ہیں وہ بھی مست ہے کیا؟

(ترجمہ)

جانان یکدم دست بر خاستہ     کز طلعتِ خویش ماہ را کاستہ

خوباں جہاں بعید رو آرا     تو عید بروئے خویش آراستہ

(خیامؔ)

وہ حسن ہے ترا کہ نہیں اس کا کچھ جواب     شرمندہ دیکھکر ہے تجھے حسنِ ماہتاب

سارے حسین سنورتے ہیں اک عید کیلئے     تزئین عید کی ہے اگر اُلٹے تو نقاب

(ترجمہ)

دانی ز چہ روی او فتادست و چہ راہ　　آزادی سرو و سوسن اندر افواہ

کیں دارد دہ زبان و لیکن خاموش　　واں راست دو صد دست و لیکن کوتاہ

(خیام)

---

تجکو معلوم ہے اور کیا ہے سبب　　سرو و سوسن کے لئے کہتے ہیں آزاد ہے جب

سرو کے ہاتھ ہیں سو پر نہ کسی کو چھیڑا　　دس زبانوں پہ بھی خاموش ہیں سوسن کے لب

(مترجم)

---

طبعم ہمہ با روی چو گل مے خندد　　دستم ہمہ با ساغر و دل پیوندد

ہر ہر جزوی نصیب خود بر دارم　　زاں پیش کہ جزوہا بکل پیوندد

(خیام)

---

نہال ہوتا ہوں میں دیکھکر حسین دلبر　　ہے میرے ہاتھوں میں ہر آن بادہ و ساغر

اٹھانا چاہتا ہوں فائدہ میں ہر جزو سے　　رہے گا جزو یہ جبتک کہ کل سے ہی مل کر

(مترجم)

---

یارانِ موافق ہمہ از دست شدند    در پائے اجل یگان یگان پست شدند

بودند بیک شراب در مجلسِ عمر    دوری دو سہ پیشتر زما مست شدند

(خیام)

احباب سب چلے گئے پنجے میں موت کے    رخصت ہوئے ہمارے ہی مجلس میں وہ رہے

پہلے ہمارے دور سے ہی خوب پی شراب    بدمست ہو گئے اور وہ بے ہوش ہو گئے

(ترجمہ)

گر بادہ بکوہ بر زنی رقص کند    ناقص بود آنکہ بادہ را نقص کند

از بادہ مرا توبہ چہ مے فرمائی    روحیست کہ او تربیت شخص کند

(خیام)

جو مے پہاڑ پہ ڈالے وہ رقص کرنے لگے    وہ خود برا ہے مئے ناب کو برا جو کہے

شراب پینے سے کرتا ہے کیوں منع مجکو    شراب روح ہے تعلیم جسم کی جو کرے

(ترجمہ)

مے خور کہ نہ علم دست گیرد نہ عمل    الا کرم و رحمتِ حق عزّ و جل

آن طائفہ کہ از خری مے نخورند    از جملۂ انعام شمار اے احوال

(خیام)

شراب پی ترا علم و عمل نہ کام آئے    خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ بس رکھیے

وہ جاہل اور ہیں بے عقل جو نہیں پیتے    انہیں تو جانور و بے شعور ہی کہیے

(ترجمہ)

از جرم حضیض خاک تا اوج زحل    کردم ہمہ مشکلات گردوں را حل

بیروں جستم ز بند ہر مکر و حیل    ہر بند گشادہ شد مگر بند اجل

(خیام)

زمیں سے آسماں تک مشکلیں سب ہو گئیں آساں    فریب و قید بند و مکر و حیلہ ہو گئے بے جاں

گرہ بھی کھل گئی سب اور سارے بند بھی ٹوٹے    اجل کی بندشوں کو حل نہ اب تک کر سکا انساں

(ترجمہ)

نقشے است کہ بر وجود ما ریختۂ  صد بوالعجبے زما بر انگیختۂ
من زاں بہ ازیں نمی توانم بودن  کز بوتہ مرا چنیں فرو ریختۂ

(خیام)

وجود پر جو ہمارے بنے ہیں نقش فنکار  ترے بنائے ہوئے ہیں عجیب یہ شہکار
بنایا جیسا ہے تو نے بنے ہیں ہم ویسے  نہ ہوگا اس سے کسی حال بہتر اپنا شمار

(ترجمہ)

در چراغ بانواع سخنہا گفتند  ایں بے خبراں گوہرِ دانش سفتند
واقف چو نگشتند بہ اسرارِ فلک  اول زنخے زدند و آخر خفتند

(خیام)

فلک کے رازوں کا کرنے کو انکشاف نیا  بہت ہی زور لگایا سبھوں نے سر مارا
طرح طرح کی بنائی گئیں بہت باتیں  فنا کے گھاٹ اُترے نتیجہ کچھ نہ ہوا

(ترجمہ)

نے جامۂ عمر کہنہ نو خواہد شُد    نے سِرِّ جہاں بکام تو خواہد شُد

مے خور بسبو و کوزہ اندوہ مخور    کین کوزہ چو بشکند سبو خواہد شُد

(خیام)

عمر کا جامہ پرانا ہے نہ ہوگا یہ نیا    حال ہوگا نہ موافق یہ کبھی گردش کا

غم نہ کھا بادۂ رنگین کے لنڈھا جام پہ جام    کوزۂ جسم جو ٹوٹے تو بنے پھر کوزا

(ترجمہ)

ہر جرعہ کہ ساقیش بخاک افشاند    در دیدۂ گرم آتش غم نشاند

سبحان اللہ تو بادہ مے پنداری    آبیکہ زصد درد دولت برہاند

(خیام)

ساقی نے مے کے قطرے سر زمین پہ ڈالے    یہ دیکھکر مرا دل ہوتا ہے غم سے ٹکڑے

افسوس ہے کہ وہ شے کہتے ہیں جسکو بادہ    کرتی ہے دور غم کو افضل ہے شے وہ سب سے

(ترجمہ)

شادی بکن که این نه آن خواهد بود　　جسم همه در خاک نهان خواهد بود

تو باده خور و غم جهان هیچ مخور　　خود غم خور آنکه در جهان خواهد بود

(خیام)

---

خوش تو رہ جبکہ زمانہ گزر رہا ہے سارا　　جسم سب خاک میں ملجائیگا مٹی ہوگا

جام ہونٹوں سے لگا غم تو زمانے کا نہ کھا　　ہوگا جو دنیا میں غم کھائے گا خود ہی اپنا

(ترجمہ)

---

دشمن که مرا همیشه بد مے بیند　　حقا که نه از روئے خرد مے بیند

در آئینه درون خود مے نگرد　　واں صورت مرده رنگ خود مے بیند

(خیام)

---

دشمن کو صرف مجھ میں آیا نظر برا ہے　　حالانکہ عقل سے خود معذور ہو گیا ہے

آئینہ میں وہ دیکھے گر اپنی شکل و صورت　　مردہ کی صورت اب تک دنیا میں وہ جیا ہے

(ترجمہ)

---

عید آمد و کار ہا نکو خواہد کرد　　ساقی می ناب در سبو خواہد کرد

افطار نماز و پوز بند روزہ　　عید از سر این خران فرد خواہد کرد

(خیام) ـــــــــــــــ

قریب عید ہے ہر کام اب نئے ہونگے　　نئی شراب سے ساقی بھرے گا جام نئے

نماز و روزہ کے پابند جو کہ تھے بے خو　　تمام جوش و خروش آج ان سے دور ہوئے

(ترجمہ) ـــــــــــــــ

ہر روز پگاہ در خرابات شوم　　ہمراہ قلندران طامات شوم

چوں عالم سر و الخفیات　　توفیقم دہ تا بمناجات شوم

(خیام) ـــــــــــــــ

جب ظہور نور ہنگام سحر برپا ہوا　　تھے قلندر چار سو میں جبکہ میخانے میں تھا

ظاہر و باطن سے میرے تو ہے بے شک باخبر　　دے مجھے توفیق میں کرتا رہوں حمد و ثنا

(ترجمہ) ـــــــــــــــ

گر بادہ خوری تو با خردمنداں خور — یا با صنمے سادہ رخی خنداں خور

بسیار مخور ورد مکن فاش مساز — کم کم خور و گہ گاہ خور و پنہاں خور

(خیام)

شراب پینا ہے گر اہلِ ہوش میں پی لے — حسین و ماہ جبیں اک صنم بھی ساتھ رہے

زیادہ حد سے تجاوز نہ کر نہ رسوا ہو — شراب تھوڑی سی پی گاہ گاہ اور چھپ کے

(ترجمہ)

اوراہی زن و فرزند ببُر — مردانہ در از خویش پیوند ببُر

ہر چیز کہ ہست بند راہ است ترا — با بند چگونہ رہ روی بند ببُر

(خیام)

مردانہ وار راہ طریقت پہ جب چلے — فرزند و زن سے اپنے کنارہ زبس کرے

جو چیز تجھکو اپنی طرف کھینچتی ہے یاں — چھٹکارا اس سے پالے تو پھر راستہ ملے

(ترجمہ)

اے دل ہمہ اسباب جہاں خواستہ گیر — باغ طرب بسبزہ آراستہ گیر

وانگاہ بران سبزہ شبے چون شبنم — بنشستہ و بامداد برخاستہ گیر

(خیام)

اے دل سمجھ لے مل گیا سامان دنیوی — باغِ طرب کی سبزے سے آراستگی ہوئی

شبنم کی مثل سبزہ پہ اک رات ہی رہا — اور صبح ہوتے ہو گئی تیری روانگی

(ترجمہ)

عمرت چہ صد و چہ سیصد و چہ ہزار — زیں کہنہ سرا برون برند ناچار

گر بادشہی و گر گدائے بازار — ایں ہر دو بیک نرخ بود آخر کار

(خیام)

دو تین سو برس کی ہو یا ہو ہزار کی — کتنی بھی عمر ہو تری ہوگی روانگی

ہو بادشاہ ملک کہ بازار کا فقیر — ہو جائیں گے ضرور سبھی مر کے ایک ہی

(ترجمہ)

طبعم بہ نماز و روزہ چو مائل شد    گفتم کہ مراد کلیم حاصل شد

افسوس کہ آں وضو بیادی بشکست    واں روزہ بہ نیم جرعہ باطل شد

(خیام)

نماز و روزے سے یہ جسدم ہوا تھا میں مائل    یہ جانتا تھا کہ ہونگی مرادیں سب حاصل

تھا اس خیال میں افسوس جب وضو ٹوٹا    شراب چکھنے سے روزہ ہوا مرا باطل

(ترجمہ)

ہر جرعہ کہ ساقیش بخاک افشاند    در دیدہ گرم آتش غم نشاند

سبحان اللہ تو بادہ مے پنداری    آبیکہ زصد درد دولت برباند

(خیام)

زمین پہ ڈالی ہے یہ مے جو وقت مینوشی    ہجوم رنج سے آنکھ آنسوؤں سے بھر آئی

جسے شراب سمجھتے ہیں وہ شراب نہیں    دراصل سیکڑوں دولت سے ہے یہ افضل بھی

(ترجمہ)

گہ گشتہ نہان روی بکس بنمائی  گہ در صور کون و مکان پیدائی

این جلوہ گری بخویشتن بنمائی  خود عین عیانی و خودی بینائی

(خیلم)

کبھی تو چھپتا ہے ایسا نہ دیکھ پائے کوئی  کبھی تو سارے زمانے میں ہے جھلک تیری

تری یہ جلوہ گری صرف اپنے واسطے ہے  تو ہی ہے عین عیاں اور تو ہی بینائی

(ترجمہ)

در دہر چو آوازۂ گل تازہ دہند  فرمائے بتا کہ مے باندازہ دہند

از دوزخ و از بہشت واز حور وقصور  فارغ بنشیں کہ آن بہ آوازہ دہند

(خیام)

جب بہار آئے زمانے میں کھلیں تازہ گلاب  تیرے ہونٹوں سے جدا ہو نہ کبھی جام شراب

دوزخ و خلد کی فکر اور طلب حور وقصور  جو بھی دینا ہے تجھے دینگے ضرور اے بے تاب

(ترجمہ)

آں مایہ ز دنیا کہ خوری یا نوشی — معذوری اگر در طلبش میکوشی

باقی ہمہ رائگاں ترا ز وہشدار — تا عمر گرانمایہ بدان نفروشی

(خیام)

دُنیا میں خورد نوش کے حاصل کے واسطے — جائز بھی ہے درست بھی گر سعی تو کرے

اس کے سوا جو کرتا ہے فکرِ بلیغ تو — بیکار تیری عمر ہو ضائع نہ کچھ ملے

(ترجمہ)

اے دوست غمِ جہان بیہودہ مخور — بیہودہ غمِ جہانِ فرسودہ مخور

چوں بود گذشت و نیست نابود پدید — خوش باش و غمِ جہانِ نابودہ مخور

(خیام)

بیہودہ اس جہان کا اے دوست غم نہ کھا — فرسودہ اس جہان کی باتوں میں تو نہ آ

اس کی نہ فکر ہو تجھے کیا ہونے والا ہے — بہتر ہے تو جو حال پہ اپنے ہی خوش رہا

(ترجمہ)

جام مصفا وقت گل خوش میخور    بر یاد بتان نغز و دلکش مے خور

مئے خون رز است و رز ترا میگوید    خون بر تو حلال کردہ ام خوش میخور

(خیام)

موسم گل میں مئے ناب کے ساغر پی لے    یاد جاناں میں رہ حیران ہو اکثر پی لے

خوں ہے رز یہی رز نے کہا ہے تجھ سے    خون ہے رز کا حلال اس سے ہے کیا ڈر پی لے

(ترجمہ)

اے دل مطلب ز دیگران محرم خویش    خوش باش بہ درد دل و مرہم خویش

تنہا بنشین و خویشتن خور غم خویش    از ہمدمت آرزو کند ہمدم خویش

(خیام)

اے میرے دل تو کسی اور کو ہمدم مت مان    لیکے خوش اپنے غم و درد کو تو اپنا جان

بیٹھ رہ تنہا تو اور اپنا یہ غم آپ ہی کھا    آرزو ہے کسی ہمدم کی تو خود کو پہچان

(ترجمہ)

مے بر کفِ من نہ و بر آور غُلغل — بانعرۂ عندلیب و صوتِ بُلبل

بے نغمہ اگر روا بدے مے خوردن — مے در سرِ شیشہ ہا نکردے قُلقُل

(خیام)

جامِ شراب ہاتھ میں دے اور گیت گا — بُلبل کے ساتھ تو بھی سُر اپنا بڑھائے جا

نغمہ بغیر پینا پلانا ہے بے مزہ — مینا میں اس لیے تو ہے قُلقُل کی یہ صدا

(ترجمہ)

صبح خوش و خرم است خیز اے ساقی — در شیشہ بکن شراب از شب باقی

با یار خوریم عیش را تازہ کنیم — ایں یکدم عمر را کہ فردا عاقی

(خیام)

صبح مسرور طرب ناک ہے اٹھ اے ساقی — شیشے میں ڈال وہ مے جو کہ بچی ہے شب کی

یار کے ساتھ چلے دور کریں پھر تازہ — کل تو محروم رہا عمر نے کی بد ذوقی

(ترجمہ)

در سنگ اگر شوی چو نار اے ساقی ہم آب اجل کند گذار اے ساقی

خاکیست جہاں غزل بخواں اے مطرب بادست نفس بادہ بیار اے ساقی

(خیام)

پتھر میں شل آگ رہے گا اگر چھپا اس وقت بھی شکار بنے گا تو موت کا

اے مطرب غزل شغل ہے خواب یہ جہاں ساقی شراب لا کہ ہے یہ روح اک ہوا

(ترجمہ)

اے دل چو حقیقت جہاں ہست مجاز چندیں چہ خوری تو غم ازیں رنج دراز

تن را بقضا سپار و با درد بساز کیں رفتہ قلم زبہر تو ناید باز

(خیام)

ہے اصلیت جہاں کی مساوی مجاز کے اے دل تو کس لئے ہے پریشان رنج سے

بہتر ہے دیدے خود کو قضا و قدر کے ہاتھ جو لکھ چکا ہے نقش وہ ممکن نہیں پھرے

(ترجمہ)

اے بر ہمہ سروران عالم فیروز      دانی کہ چہ وقت می بود روح افروز

یکشنبہ و دوشنبہ و سہ شنبہ و چہار      پنجشنبہ و آدینہ و شنبہ شب و روز

(خیام)

---

جانتا ہے فاتح سردار عالم کب تجھے      ساغر مے اپنے ہونٹوں سے لگانا چاہیئے

آبتادوں میں تجھے یہ بات سن لے غور سے      شنبہ سے شنبہ تلک ہر روز مے پیتا ہے

(ترجمہ)

---

اسرار ازل بادہ پرستاں دانند      قدر می و جام تنگ دستاں دانند

گر چشم تو حال من بداند نہ عجب      شک نیست کہ حال مست مستان دانند

(خیام)

---

اسرار ازل بادہ کشوں کو نہیں معلوم      تنگ دست مے و جام کی ہے فکر سے مغموم

ہے تجکو خبر کچھ نہ ہماری تو عجب کیا      مستوں کی خبر رکھتے ہیں یہ مست یہ معصوم

(ترجمہ)

---

در کتم عدم خفتہ بدم گفتی خیز
دارد بجہان دور جہاں شور انگیز

واکنوں کہ بفرمان تو ام حیرانم
القصہ جہاں دار کہ گنج دارو مریز

(خیام)

عدم میں سویا ہوا تھا یہ مجھکو حکم ہوا
جہاں میں جاکے تو مشہور دو جہاں ہو جا

میں آگیا ہوں یہاں تیرے حکم سے لیکن
یہ خوف ہے کہ نہ مظہر بنوں میں طاقت کا

(ترجمہ)

در دائرہ سپہر ناپیدا غور
جانیست کہ جملہ راچشانند بدور

نوبت چو بدور تو رسد آہ مکن
می نوش بخوشی کہ دور ہست نہ جور

(خیام)

اس آسماں کے نیچے خوشی سے شراب پی
یاں سفر دور ہی ہے کیا فکر دہر کی

تجکو اگر شراب اجل بھی یہاں ملے
پی لے خوشی سے وقت پہ پیتے ہیں سبھی

(ترجمہ)

پندارِ دی و ہمت اگر بمن داری گوش   از بہرِ خدا جامۂ تزویر مپوش

عقبیٰ ہمہ روزہ است دنیا یکدم   از بہرِ یکدمے ملک ابد را مفروش

(خیام)

میری نصیحت اپنی گرہ میں تو باندھ لے   آنا کبھی نہ پاس بھی مکر و فریب کے

عقبیٰ تو دائمی ہے جہاں چند روزہ ہے   عقبیٰ نہ کر خراب تو دنیا کے واسطے

(ترجمہ)

قدرِ گل و مل بادہ پرستان دانند   نے تنگدلان و تنگدستان دانند

از بیخبری بیخبران معذور اند   ذوقیست دریں بادہ کہ مستان دانند

(خیام)

بادہ کش ہی ہیں جو قدرِ مے و گل کرتے ہیں   تنگ دل کب قدم اس سمت بھلا دھرتے ہیں

بے خبر رہتے ہیں مستوں سے یہ مغرور بھی ہیں   ذوقِ مینوشی سے یہ ساغرِ مے بھرتے ہیں

(ترجمہ)

تو آمدہ بہ بادشاہی کردن  یا خویشتن اے زین تباہی کردن

چیزے نہ بدادی و بناشی فردا  پیدا است کہ امروز چہ خواہی کردن

(خیام)

فکرِ شاہی میں ہیں جو سر گرداں  اس تباہی سے درگذر ہر آن

سوچ لے کچھ نہ تھا گذشتہ کل  آنے والا ہے کل تہی داماں

(ترجمہ)

گویند کہ ماہِ رمضان گشت پدید  من بعد بگرد بادہ نتوان گردید

در آخرِ شعبان بخورم چنداں مے  کاندر رمضان مست بیفتم تا عید

(خیام)

آ گیا ماہِ صیام اب زندگی  بجھ سکیگی کیسے اپنی تشنگی

اتنی پی لے آخری شعبان میں  عید تک طاری رہے یہ بیخودی

(ترجمہ)

ایں قافلہ عمر عجب میگذرد  در یاب دمے کہ با طرب میگذرد

ساقی غم فردای حریفان چہ خوری  پیش آر پیالہ کہ شب میگذرد

(خیام)

عمر کا قافلہ اس طرح گذرتا ہے یہاں  غم کبھی ہے تو کبھی عیش بداماں ہے جہاں

غم فردا میں یہ اغیار پئیں یا نہ پئیں  لا پلا جام مے ناب کہ شب ہے گذراں

(ترجمہ)

خوش باش کہ عالم گزراں خواہد بود  روح از پی تن نعرہ زناں خواہد بود

ایں کاسۂ سرہا کہ تو بینی یک چند  زیرِ قدم کوزہ گراں خواہد بود

(خیام)

خوش رہ کہ گذر جائیگی اک روز یہ دنیا  اس تن سے تری روح کا ہو جائیگا پردا

انسانوں کے سر مٹی میں ملجائیں گے جس دم  زیرِ قدم کوزہ گراں اُن کا ٹھکانا

(ترجمہ)

آں قوم کہ سجادہ پرستند خر اند زیرا کہ بزیر بار سالوس دند

دیں از ہمہ طرفہ تر کہ در دیدۂ زہد اسلام فروشند وز کافر تر اند

(خیام)

جس قوم کی گھٹی میں ہے سجادہ پرستی معذور دل خر دسے ہیں وہ ادراک سے خالی

زاہد کی نظر میں بھی تعجب کی ہے یہ بات ایمان فروش اور رہیں کفار کے ساتھی

(ترجمہ)

در دہر مرا شراب و شاہد ہوس ست نہ چشم و دلم منتظر پیش و پس است

در دل نہ زہشیاری و مستی خبرے مقصود من از ہر دو جہاں یکنفس است

(خیام)

دنیا میں صرف شاہد و مے سے غرض مجھے یاں منتظر ہیں اس کے ہی یہ چشم جاں مرے

دل کو نہیں ہے مستی و ہشیاری کی خبر مقصد ہے بے خبر رہوں دونوں جہاں سے

(ترجمہ)

یک جرعۂ زمی کاؤس بہ است    در تخت قباد و مملکت طوس بہ است

ہر نالہ کہ رندے بسحر گاہ زند    از طاعت زاہدان سالوس بہ است

(خیام)

---

ملک کاؤس سے اک جرعۂ مے بہتر ہے    طوس سے تخت قبا سے یہ کہیں بڑھ کر ہے

آہ بھرتا ہے دم صبح جو یہ رند خراب    طاعت زاہد سالوسی سے وہ برتر ہے

(ترجمہ)

---

غافل بچہ امید درین شوم سرا    بر دولت او دل منہ از بہر خدا

ہر گاہ کہ خواہد کہ نشیند از پا    گیرد اجلش دست کہ بالا بیما

(خیام)

---

رہ کر سرائے فانی میں عاقل کوئی بنا    دولت سے اس کی کس لئے وہ دل لگائے گا

آرام کرنا چاہے گا جس وقت وہ گھڑی    پائے گا اپنے سر پہ اجل کو کھڑا ہوا

(ترجمہ)

---

عاشق ہمہ روزہ مست شیدا بادا　دیوانہ وشوریدہ و رسوا بادا

در ہشیاری غصۂ ہر چیز خوریم　چوں مست شویم ہر چہ بادا بادا

(خیام)

مست و شیدا رہے عاشق یہ سدا　عاشق مست سدا ہو رسوا

غم و غصہ کا سبب ہشیاری　کچھ بھی ہو مست کو کیا ہے پروا

(ترجمہ)

ساقی قدحے کہ کارساز است خدا　وز رحمت خود بندہ نواز است خدا

مے خور بہ بہار و بار طاعت مفروش　کز طاعت خلق بے نیاز است خدا

(خیام)

ساقی شراب دے کہ خدا کارساز ہے　رحمت ہے اس کی عام وہ بندہ نواز ہے

پی لے شراب بارِ اطاعت نہ کر قبول　طاعت سے بندگی سے بھی وہ بے نیاز ہے

(ترجمہ)

چوں چرخ بکام یک خردمند نگشت ۔ خواہی تو فلک ہفت شمر خواہی ہشت

چوں باید مرد آرزو ہا ہمہ ہیچ چہ مور خورد بگور گرگ بدشت

(خیام)

کسی کمبخت کی مرضی جب فلک گردش نہیں کرتا فلک یہ سات ہوں یا آٹھ اسمیں فرق ہے کتنا

جو مرجاتا ہے انسان حسرتیں کیا آرزوئیں کیا یہ فانی جسم کھائیں چونٹیاں یا بھیڑیا بن کا

(ترجمہ)

اے کردہ ز لطف و قہر تو صنع خدا در عہد ازل بہشت و دوزخ برپا

بزم تو بہشت است مرا جرمے نیست چوں است کہ در بہشت رہ نیست مرا

(خیام)

ازل کے روز سے ہی لطف و قہر سے اپنے بہشت اور یہ دوزخ بنائی ہے تو نے

ہے بزم تری بہشت اور بے قصور ہوں میں بتا میں آ نہیں سکتا بہشت میں کیسے

(ترجمہ)

چوں رفت ز جسم جوہر روشن تو · با جنس دگر گزیں کند مسکن تو
آئندہ و روندہ ہیچکس نشناسد · تا زیر زمین چہ میرود بر تن تو
(خیام)

جسم سے روح تری جب نکلی · دوسری جنس ہو گئی ساتھی
دیکھنے والا واں نہ ہو گا کوئی · تجھ پر زیرِ زمیں کیا گذری
(ترجمہ)

ہر چہرۂ گل شبنم نو روز خوش است · در صحن چمن روی دل افروز خوش است
از دی کہ گذشت ہر چہ گوئی خوش نیست · خوش باش ز دی مگو کہ امروز خوش است
(خیام)

گلوں پہ دلکش و خوش رنگ قطرے شبنم کے · صبا کے صحنِ چمن میں نشاط کن جھونکے
گذشتہ کل کا اور آئندہ کل کا ذکر نہ کر · تو خوش رہ اس لئے بہتر ہے آج یہ سب سے
(ترجمہ)

بتخانہ کعبہ خانۂ بندگی است　　ناقوس زدن ترانۂ بندگی است

محراب و کلیسای و تسبیح و صلیب　　حقا کہ ہمہ نشانۂ بندگی است

(خیام)

---

کعبہ ہو یا بتکدہ سب ہیں مقام بندگی　　ہے ترانہ بندگی کا جب بجے ناقوس بھی

ہیں جو محراب و کلیسا اور تسبیح و صلیب　　یہ نشانِ بندگی ہیں یہ مقامِ زندگی

(ترجمہ)

---

در نای قرابہ غلغل می چہ خوش است　　آواز سماع و نالۂ نے چہ خوش است

در بر بت دلفریب و در سر می ناب　　فارغ ز غم زمانہ ہے ہے چہ خوش است

(خیام)

---

دلنشیں کیا صدا ہے قلقل کی　　نے کی آواز میں ہے کیا مستی

یار آغوش میں ہو مے سر میں　　غم دنیا سے بے خبر ہستی

(ترجمہ)

---

امروز کہ نوبت جوانی من است — مے نوشم زانکہ کامرانی من ست

عیبش مکنید زانکہ تلخ ست خوش ست — تلخست ازانکہ زندگانی من است

(خیام)

---

آج کے روز جواں میں ہوں جواں موسم ہے — جام پیتا ہوں کہ ہاتھوں میں مرے پرچم ہے

عیب جوئی نہ کرو اک تلخ حقیقت یہ ہے — مے بھی ہے تلخ جوانی میں یہ تلخی کم ہے

(ترجمہ)

---

ساقی مہر رخسار تو جان ہمہ است — دلدار من است و دلستان ہمہ است

خورشید صفت نہ مہر داب خوش است — تنہا نہ از آں من کہ ز آن ہمہ است

(خیام)

---

چاند سا رخسار ساقی تیرا سب کی جان ہے — میرا ہی دلبر نہیں ہر ایک کا ہے جام مے

مہر اگر ڈوبا رہے پانی میں ہے کس کام کا — جو ہو روشن فیض پہنچے سب کو بہتر ہے وہ شے

(ترجمہ)

---

ساقی مے ماز عارض پر خوی تست      چشمت انرسد کہ چشمہا در پی تست

سرچشمہ فیض حزاب لعل تو نیست      صد خضر و مسیح جرعہ نوش می تست

(خیام)

میرے ساقی کا عرق آلودہ چہرہ دیکھ کر      مست ہوں لیکن نہ لگ جائے کہیں اسکو نظر

فیض کا چشمہ ہے دنیا میں ترے رنگین لب      فیض اس سے سینکڑوں پاتے ہیں عیسیٰ اور خضر

(ترجمہ)

ساقی قدحی کہ آنکہ ایں خاک سرشت      خطے بر سر ماز مستی و عشق نوشت

تمھو بود شاہد و بادہ جہاں      موجود بود بکوثر و حور و بہشت

(خیام)

ساقی شراب ناب کا اک جام بھر کے دے      مستی و عشق ہیں مرے مقسوم میں لکھے

ان دونوں کے بھی تم سے ہے آباد یہ جہاں      کوثر بہشت خالی ہیں دونوں کے فیض سے

(ترجمہ)

اے آنکہ پدید گشتم از قدرتِ تو ‍ ‍ پروردہ شدم بناز و نعمتِ تو

صد سال بامتحان گنہ خواہم کرد ‍ ‍ تا جرم من است بیش یا رحمتِ تو

(خیام)

تری قدرت سے میں ہوا پیدا ‍ ‍ ناز و نعمت سے تو نے پالا تھا

تری رحمت کو جانچنے کیلئے ‍ ‍ سو برس تک گناہ میں نے کیا

(ترجمہ)

ساقی بہ بزم گر بہت یاقوت لب است ‍ ‍ در آب خضر بجائے آب عنب است

گر زہرہ بود مطرب و عیسےٰ ہمدم ‍ ‍ چوں دل نہ بجا بود نجای طرب است

(خیام)

اگر بغل میں ہو معشوق سرخ لب میرے ‍ ‍ بجائے مے ملیں آبِ حیات کے پیالے

اگرچہ مطرب زہرہ ہو پاس عیسےٰ ہوں ‍ ‍ یہ سب فضول ہیں دل کی اگر کلی نہ کھلے

(ترجمہ)

گویند مرا دوزخی باشد مست　　قولیست خلاف دل در و نتواں بست

گر عاشق مست دوزخی خواهد بود　　فردا بینی بهشت، همچوں کف دست

(خیام)

پینے والوں کیلئے کہتے ہیں یہ ہیں دوزخی　　میں سمجھتا ہوں کہ ہے یہ ایک مہمل بات سی

عاشق بدمست سارے دوزخی ہوں گے اگر　　خلد میں تم کو ملے گا پھر نہ کوئی آدمی

(ترجمہ)

ہاں صبح دمید و دامن شب شد چاک　　برخیز و صبوح کن چرائی غمناک

مے نوش ہلا کہ صبح بسیار دمد　　او روئے بما کردہ و ما روئے بخاک

(خیام)

سحر ہوئی تو ہوا چاک رات کا دامن　　اٹھ اور دل میں نہ لا کوئی درد و رنج و محن

صبوحی پی لے کہ ہے جلد جانے والی سحر　　نماز و روزے کی پھر اس کے بعد ہو گی لگن

(ترجمہ)

تا کے زجفاہائے تو اے چرخ فلک
از بہر خدا جور مکن آہستہ ترک

من سوختہ ام تمام دہر لحظہ تو نیز
بر سوختہ مے پر آگنی سودہ نمک

(خیام)

کب تک تو ظلم ڈھائے گا اے آسمان نئے
بہر خدا یہ ظلم و ستم اب تو کم کرے

یہ جسم ہے جلا ہوا میرا تمام تر
تو کیوں نمک چھڑکتا ہے جو ہیں جلے ہوئے

(ترجمہ)

برگیر ز خود حساب اگر با خبرے
کا دل تو چہ آوری و آخر چہ برے

گوئی بخورم بادہ کہ مے باید مرد
می باید مرد گر خوری ورنہ خورے

(خیام)

تو ہوشیار اگر ہے تو کر لے حساب اپنا
اول میں کیا تھا اور پھر آخر میں کیا ہے تیرا

تیرا یہ ہے قول مرنا تب کیوں لیوں نہ بادہ
مرنا تو ہر طرح ہے پیتا ہو یا نہ پینا

(ترجمہ)

یک جرعۂ می ملک جہان می ارزد　　خشت سر خم ہزار جان می ارزد

آں کہنہ کہ لب بمی ازو پاک کنند　　حقا کہ ہزار طیلسان مے ارزد

(خیام)

اک گھونٹ ہے مساوی اموال میں جہاں کے　　قیمت ہے خشت خم کی بڑھکر ہزار جاں سے

مت پوچھنے کی صافی جس کی گراں ہے قیمت　　کمخواب اور اطلس کے ہیں ہزار ٹکڑے

(ترجمہ)

مائیم کہ سرمست شرابیم مدام　　در مجلس ما نیست بجز بادہ و جام

بگذار نصیحت من ای زاہد خام　　ما بادہ پرستیم و لب یار بکام

(خیام)

ڈوبا ہوا شراب میں رہتا ہوں میں سدا　　محفل میں میری کچھ بھی نہیں جام کے سوا

زاہد خدارا میری نصیحت سے باز آ　　شیدا ہوں مے کا اور لب سرخ یار کا

(ترجمہ)

تن زن چو بزیرِ فلک بیباکی      مے نوش چو در جہاں آفت ناکی
چو اول و آخرت بجز خاکی نیست      انگار کہ بر خاک نئے در خاکی

(خیام)

آفت کی جا ہے دنیا آفت کا خوف ہر دم      جی بھر کے خوب پی تو لہرا کے عیش پرچم
اول بھی خاک تھا تو آخر بھی خاک ہو گا      مرنے سے پہلے تو یہ نکتہ سمجھ لے پیہم

(ترجمہ)

گر من زمے مغانہ مستم ہستم      در کافر و گبر و بت پرستم ہستم
ہر طائفہ بمن گمانے دارند      من زانِ خودم چنانچہ ہستم ہستم

(خیام)

مست مے میں اگر ہوا تو ہوا      کافر و گبرو میں رہا تو رہا
مجھ سے ہے بد گمان ہر طبقہ      جو بھی ہوں میں ہوں اپنا ویسا

(ترجمہ)

مے گرچہ حرامست مدامش مے نوش	با نغمہ و چنگ صبح و شامش مے نوش

جائی زمی لعل گرت دست دہد	یک قطرہ رہا مکن تمامش مے نوش

(خیام)

ہمیشہ لب پہ رہے جام گرچہ ہے حرام	رباب چنگ کے ہمراہ صبح و شام مدام

جو سرخ اب ترے ہاتھوں میں کوئی جام رکھے	نہ ایک قطرہ بچے کا یہ ہے ترا کام

(ترجمہ)

فردا کہ نصیب نیک بختان بخشند	قسمے بمن رند پریشان بخشند

گر نیک آیم مرا از ایشاں شمرند	ور بد باشم مرا بدیشاں بخشند

(خیام)

محشر میں بخشے جائینگے سب نیک نام ہی	بخشش میں ملتے ہیں کبھی پریشان رند بھی

ان میں شمار میرا بھی ہوگا جو نیک ہوں	احوال ہوگا بد تر اگر مجھ میں ہے بدی

(ترجمہ)

گویند کہ مرد را ہنر می باید
یا نسبتِ عالی پدرے باید

امروز چنان شدہ است در نوبت ما
کینہا ہمہ ہیچ ہست زرے باید

(خیام)

آدمی وہ ہے جس کے پاس ہنر
یا کہ ہے عالی خاندان کا بشر

اب تو یہ قصے سب فضول ہوئے
آج تو معتبر ہے زر ہی زر

(ترجمہ)

ناآوردن من نبود گردون را سود
وز بردن من جاہ و جلالش نفزود

در ہیچ کسے نیز دو گوشم نشنید
کا وردن و بردن من از بہر چہ بود

(خیام)

مری پیدائش سے دنیا کو ہوا کیا فائدہ
میرے مرنے سے بتاؤ آسماں کو کیا ملا

بتا یہ میں نے کسی سے کبھی نہیں اب تک سنی
فائدہ آنے کا میرے کیا نتیجہ مرنے کا

(ترجمہ)

از بودی اے دوست چہ داری تیمار — در فکرتِ بیہودہ دل و جاں افگار

خرم بزی و جہاں بشادی گذراں — تدبیر نہ با تو کردہ اند آخر کار

(خیام)

ہونیوالی ہیں جو باتیں فکر اس کی کیوں تجھے — ایسی ہی فکروں سے کیوں مجروح جاں و دل کرے

عمر اپنی اس جہاں میں تو خوشی سے ہی گذار — تیری بھی آمد ہوئی تقدیر سے تدبیر سے

(ترجمہ)

من دامنِ زہد و توبہ طے خواہم کرد — با موی سفید قصدِ مے خواہم کرد

پیمانۂ عمرِ من بہفتاد رسید — ایں دم نہ کنم نشاط کے خواہم کرد

(خیام)

میں زہد اور توبہ کی حد کو طے کروں گا — اس عمر میں بھی میسر گر ہاتھ جام آیا

پیمانہ عمر کا جب ستر پر آگیا ہے — اب بھی نہ میں پیوں تو پھر عیش ہوگا کیا

(ترجمہ)

کس مشکل اسرار ازل را نکشاد　　کس یک قدم از نہاد بیرون ننہاد

من می نگرم ز مبتدی تا استاد　　عجز است بدست ہر کہ از مادر زاد

(خیام)

کسی نے دھر کے یہ مشکلات حل نہ کئے　　نہ آج تک کبھی اس سحر سے قدم نکلے

وہ مبتدی ہوں کہ استاد ہوں کہ جو بھی ہوں　　ہیں عاجز اور ہیں مجبور بے خبر سارے

(ترجمہ)

می پرسیدی کہ چیست این نقش مجاز　　گر بر گویم حقیقتش ہست دراز

نقشے ست پدید آمدہ از دریائی　　وانگاہ شدہ بقعر آن دریا باز

(خیام)

تو پوچھتا ہے کہ نقش مجاز یہ کیا ہے　　اگر کہوں میں تجھے اک دراز قصا ہے

یہ نقش ہوتا ہے دریا ہی میں سراپیدا　　پھر اور یہ اُسی دریا میں ڈوب جاتا ہے

(ترجمہ)

پندی دہمت اگر بمن داری گوش — از بہر خدا جامۂ تزویر مپوش

عقبیٰ ہمہ روزہ است دنیا یکدم — از بہر دمے ملک ابد را مفروش

(خیام)

اک نصیحت کرتا ہوں میں تجھکو سن لے غور سے — مکر سے لینا نہ کوئی کام تو اپنے لیئے

چند روزہ ہے جہاں عقبیٰ مگر ہے دائمی — کیوں خراب عقبیٰ کو کرتا ہے جہاں کے واسطے

(ترجمہ)

عید است بیا تا مئے گلرنگ کشیم — با نغمۂ عود و نالۂ چنگ کشیم

با یار سبک روح دمے بنشینیم — رطلے دو سہ بادۂ گران سنگ کشیم

(خیام)

عید آئی دے رنگین کا مجھے ساغر دے — بربط و چنگ کے بھی ہوش ربا ہوں نغمے

پاس بیٹھا ہے مرے یار سبک تن میرا — بھر کے دو آتشہ دے ساقیا پیمانہ مجھے

(ترجمہ)

اے دل می و معشوق مکن در باقی  سالوس رہا کن و مکن زراقی

گر پیروِ احمدؐ ہی خوری جام شراب  واں حوض کہ مرتضےٰؑ اش باشد ساقی

(خیام)

مے و معشوق کو تو کیوں نسل ناداں چھوڑے  ہاں یہ بہتر ہے کہ تو دور رہے دھوکے سے

تو اگر پیتا ہے مے پیروی احمدؐ کی  حوض کوثر پہ وہاں صرف علی ہی ہونگے

(ترجمہ)

آں مے کہ حیات جاودانیست بنوش  سرمایۂ لذتِ جوانیست بنوش

سوزندہ چو آتش ست لیکن غم او  سازندہ چو آب زندگانی نیست بنوش

(خیام)

پی وہ شراب دے جو تجھے زیست دائمی  سرمایۂ شباب کا حاصل ہو زندگی

تن من کو مثل آگ جلاتی ہے وہ کبھی  ہستی کے واسطے ہے کبھی سازگار بھی

(ترجمہ)

زآبِ عدم تخم مرا کاشتہ اند　　از آتشِ غم روح من افراشتہ اند

سرگشتہ چو بادِ رسیدم گردِ جہان　　تا خاک من از چہ جای برداشتہ اند

(خیامؔ)

تخمِ وجود پر مرے بارش عدم کی تھی　　کرتی ہے روشن آتشِ غم روح کو مری

مثلِ ہوا میں پھرتا ہوں ہردم جہاں کے گرد　　کیا جانے میری خاک کہاں سے ہے لی گئی

(ترجمہ)

خرم دل آن کسی کہ معروف نشد　　در جبہ و دراعہ و در صوف نشد

سیمرغ صفت بعرشی پروازی کرد　　در کنج خرابہ جہان بوف نشد

(خیامؔ)

خرم رہے وہ شخص جو شہرت نہ پا سکا　　جس نے کبھی کیا نہ ریاضت کا حوصلہ

مثلِ سیمرغ ہے پرواز عرش تک　　الو کبھی بنا نہ وہ ویرانے کو گیا

(ترجمہ)

حیی کہ بقدر سرو رہ مے سازد پیوستہ ہمہ کار عدو مے سازد

گویند قرابہ گر مسلمان بنود آن را تو شنا گو کہ کدو مے سازد

(خیام)

مٹکہ بنایا رب نے اور رب نے ہی سر پیدا کیا کام دشمن کا بناتا ہے وہ مالک برملا

مے کے جو مٹکے بنائے وہ مسلمان ہی نہیں جو بنائے خم پہ خم یہ کام ہے تعریف کا

(ترجمہ)

خیام زمانہ از کسے دارد ننگ کو در غم ایام نشنید دل تنگ

مے خور تو در آبگینہ با نالۂ چنگ زاں پیش کہ آبگینہ آید بر سنگ"

(خیام)

خیام زمانے کو اس فرد سے نفرت ہے جس کو یہ غم دینا ہر آن مصیبت ہے

بلور کے ساغروں میں بھر بھر کے شرابیں پی جب تک تری ہستی کو اس موت کی مہلت ہے

(ترجمہ)

از آتش آخرت نمی داری باک   وز آب ندامت نشدی ہرگز پاک

چوں باد اجل چراغ عمرت بکشد   ترسم کہ تراز ننگ نپذیرد خاک

(خیام)

دوزخ سے کسی حال میں ڈرتا نہیں غافل   معاً شک ندامت سے بھی دھوتا نہیں غافل

گل باد کریگی جو چراغ عمر کا تیری   لے گی نہ زمیں بھی تجھے آغوش میں اے دل

(ترجمہ)

گر گل بنود نصیب ما خار اینک   ور نور نمے اسد بما نار اینک

در خرقہ و خانقاہ و شیخی نہ بود   ناقوس کلیسا و زنار اینک

(خیام)

گر گل ہیں نصیب میں تب خار ہی سہی   ہم تک نہ آئے نور تو پھر نار ہی سہی

گر خانقاہ و خرقہ و طاعت نہیں مرے   پھر مجکو اب کلیسا و زنار ہی سہی

(ترجمہ)

زآوردن من نبود گردون را سود
وز بردن من جاہ و جلالش نفزود

وزہیچ کسے نیز دو گوشم نشنید
کآوردن و بردن من از بہر چہ بود

(خیام)

میری پیدائش سے دنیا کو ہوا کیا فائدہ
میرے مرنے سے تباہ آسماں کو کیا ملا

بات یہ میں نے کسی سے بھی نہیں اب تک سنی
فائدہ آنے کا میرے کیا نتیجہ جانے کا

(ترجمہ)

# فٹز جیرالڈ سے

# رُباعیاتِ عمر خیام کے
# اُردو منظوم ترجمے

Oh. Come with old Khayyam, and leave the wise

To talk; one thing is certain, that life flies;

One thing is certain, and the Rest is Lies;

The flower that once has blown for ever dies

چھوڑ کر دانا کو تو نزدیک آ خیام کے

یہ یقین ہے زیست کے پتوار سب چلتے رہے

زندگی اُڑتی رہی یہ سچ ہے باقی سب ہے جھوٹ

پھول گلشن میں کھلے اک بار پھر مرجھا گئے

Here with a Loaf of Bread beneath the Bough,

A Flask of wine, a Book of verse and Thou

Beside me singing in the wilderness

And wilderness is Paradise enow.

یہاں شاخ گل کے میں نیچے ہوں بیٹھا

مرے ساتھ روٹی ہے اور جام و مینا

کتاب ایک گیتوں کی ہے پاس تُو ہے

مدھر گیت تیرے ہیں فردوس گویا

With them the seed of wisdom did I sow,

And with my own hand labour'd is to grow :

And this was all the harvest that I reap'd

"I came like water and like wind I go.

ساتھ ان دانشوروں کے بیج بوئے عقل کے

اپنے ہی ہاتھوں بڑی محنت سے بویا تھا اُسے

اپنی محنت اور لگن کا صرف یہ انجام تھا

مثلِ بارش آئے تھے مثلِ صبا رخصت ہوئے

Ah, my beloved, fill the cup that clears

To-day of past Regrets and future fears-

To morrow ?  Why. Tomorrow I may be

My self with yesterday's sev'n thousand years.

آؤ محبوب بھریں جام میں کچھ ایسی شراب

جس میں ماضی کی خلش غرق ہو اور کل کا عذاب

آج کے روز یہ سب دل سے بھلا دیں اپنے

آنے والے کئی صدیوں میں رہیں محوِ شباب

You, Know my friends, how long in my house

For a new marriage I did make carouse :

Divorced old barren Reason from my hed,

And took daughter of the vine to spuse.

کیا میرے دوستو تمھیں اس کی خبر ملی

شادی نئی رچائی ہے میں نے ابھی ابھی

دے کر طلاق پہلی کو بنجر زمین جو تھی

اک دختِ رز کو میں نے بنالی ہے زندگی

The mighty Mahmud, Allah-beathing Lord,

That all the misbelieving And Black Horde

Of fears and sarrows that in fest the soul

Scatters before with his whirlwind sword.

مظہرِ حق فاتحِ عالم محمدؐ کا ظہور

چھٹ گئیں تاریکیاں دنیا میں پھیلا ایسا نور

کالے جادو کے شرارے جو تھے چھائے روح پر

اُس کی تیغِ سحر سے سب ہو گئے نظروں سے دُور

Listen again. One evening at the close

Of Ramazan, ere the better moon arose,

In that old puller's shop I stood alone

With the clay population round in Rows.

رمضاں کی تھی وہ اک شام یہ مجھ سے سن لے

چاند جھانکا بھی نہ تھا چرخِ بریں کی چھت سے

میں کھڑا تنہا تھا دوکان پہ کوزہ گر کی

ہاتھ میں کوزہ تھا اطراف میں مردم سارے

Ah, Moon of my delight who know'st no wane,

The Moon of Heav'n is rising once again

Howoft hereafter rising shall she look

Through this same garden after me invain.

ڈوبے نہ چاند یارب میری مسرتوں کا

گردوں پہ چاند دیکھو پھر ایکبار آیا

جب نکلا چاند منظر کیا جاذبِ نظر تھا

پر چاند اس چمن کا چھپ کر کبھی نہ نکلا

With the Rose blows along the River Bank,

With old Khayyam and Ruby vintage drink :

And when the Angel wlth hls darker draught

Draws up to thee-take it and do not shrink

تختے کھلے گلاب کے دریا کے سامنے

خیام ساتھ پینے پلانے کے واسطے

لکھا اگر ہے کاتبِ تقدیر تیرا جرم

مت خوف کھا سکون سے تو اسکو سہہ بھی لے

And if the wine you drink, the lip you press,

End in the nothing all things and in-yes-

Then fancy while thou art, thou art but what

Thou shalt he-Nothing-them shalt not be less.

شراب جس کو لگاتے ہو اپنے ہونٹوں سے

فنا کے گھاٹ پہ وہ ایک روز جائیں گے

ذرا تو سوچ کہ تو کیا تھا اور کیا ہوگا

اسی لئے تو نہ پینے سے اجتناب کرے

For in the Market place, one Dusk of day

I watch'd the poller thumping his wet clay.

And with its all obliterated youngue

It murmur'd "Gently, brother, Gently pray,

گیلی مٹی گوندھتا تھا کوزہ گر بہرِ سبو

صبح دم بازار میں اُس کے ہوا جب روبرو

بڑبڑایا زیرِ لب پامال لہجے میں کوئی

تھپتھپا آہستہ بھائی یہ ہے مری آرزو

Ah, Fill the cup : what Boots it repeat :

How time is slipping under In Feet :

Under tomorrow and Dead yesterday,

Why Fret about them if today be sweet !

آؤ ہم بادہ رنگین سے بھریں پیمانے

وقت قدموں سے سرکتا ہے سرکتا جائے

کل تو آیا نہیں اور مردہ ہے گزرا ہوا کل

ڈر ہے کس بات کا جب آج خوشی سے گزرے

Alas. that spring vanish with the Rose

That youth's sweet scented Manuscript should close!

The Nightingale that in the Branches song,

Ah, whence, and whither flown again who knows

گئی بہار تو مرجھا گیا چمن کا گلاب

ہوئی ہے بند جوانی کی عطر بیز کتاب

وہ عندلیب جو نغمہ سرا تھی شاخوں پر

کدھر گئی وہ کہاں اُڑ گئی ہے خانہ خراب

Indeed the Idols I have lord so long

Have done my credit in men's eye much wrong :

Have drown'd my honour in shallow cup,

And sold my Reputation for a song.

چاہتا تھا جو حسینوں کو میں اک عرصے سے

مفت بدنام نظر میں ہوا لوگوں کے

کردیا غرق مری لاج کو اک کوزہ میں

بیچ دی شہرت دیرینہ کو نغمے کے لئے

Alike for these who for To-day prepare

And these after a Tominou stare

A Muezzin from the Tower of Darkness cries

"Fools ! Your reword neither Here nor there

آج کی تیاری کل کے امتحاں کے واسطے

آنے والے کل کے بھی ساماں کرتے ہیں نئے

اک موذن کی صدا مینار سے آنے لگی

"یاں ملے انعام ناداں کو نہ اُس کو واں ملے"

My self when young did eagerly freqwent

Doctor end Saint, and heard great Argument

About it and about, but ever were

Come out by the same door as I went.

نوجوانی میں کئے ہیں سنے مباحث شوق سے

فلسفیوں، ہوشمندوں علم کے پیروانوں سے

کچھ سمجھ ہی میں نہ آیا کچھ پایا نہ میں

جس طرح کورا تھا پہلے پھر وہی حالات تھے

Come, fill the cup, and the fire spring

The winter Garment of Repentence flink

The Bird of time has but a little way

To fly and Lo ! The Bird is on wing

موسمِ گُل ہے مئے ناب سے بھر لیں ساغر

توڑ دے توبہ پرستارِ مئے نو بنکر

طائرِ وقت تو بے تاب ہے اڑنے کیلئے

اس سے پہلے ہی پیئں جامِ طرب آٹھ پہر

Then to this ear then Bowl did I adjourn

My lip the secret well of life to learn :

And lip to lip it murmur'd "whiie you live

Drink - for once dead you never shall return"

جامِ سفالی ہاتھ میں آیا تھا جب مرے

معلوم کرنا چاہا تھا اسرارِ زیست کے لئے

آوازِ زیرِ لب سُنی "جب تک حیات ہے

پی لے کہ بعدِ مرگ نہ دُنیا کبھی ملے"

There was the Door to which I found No Key :

There was the vell through which I could not see

Some little talk awhile of me and thee

There was and than no more of thee and me

ایک در ایسا بھی تھا جس کی کوئی کُنجی نہ تھی

رُخ تھا وہ زیرِ نقاب اُس کو نہیں دیکھا کبھی

مجھ میں اور تجھ میں ہوئی تھی مختصر سی گفتگو

ایسا لگتا ہے نہیں دونوں میں اب دُوری کوئی

I sent my soul through the Invisible.

Some letter of that After life to spell :

And after many days my soul return'd

And send "Behold. my self am Heav'n and he

انجان سمت بھیج کے یہ روح سے کہا

احوال جانے والوں کا آ کر ہمیں بتا

کچھ روز بعد واپسی پہ روح نے کہا

"دیکھو تو میں ہی خُلد ہوں، دوزخ ہوں برملا"

Ah Lord ! could you and I with Him conspire,

To grasp this sorry scheme of things entire,

Would not we shatter it to bit aud then

Re-mould it nearer to the theart's Desire !

اے یار اگر تعمیرِ جہاں میں ہمکو بھی موقع ملتا

قابو میں اگر آجاتی یہ افسوس بھری ساری دُنیا

تب ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسکو چاروں طرف بکھرا دیتے

تعمیر نیا عالم کرتے جو خواہشِ دل کے قریں ہوتا

And, as the cock crow these who stood before

The Tavern, shouted "open the Door !

You know how little while we have to stay,

And once departed, may return no more."

درِ میکدہ پہ کھڑے ہوئے جو صدائے مرغ سحر سنی

تو کہا یہ رندوں نے چیخ کر درِ میکدہ یہ کھُلے ابھی

نہ ہو دیر پینے پلانے میں کہ ہے تنگ وقت بہت یہاں

ہمیں جانا پہلے سحر سے ہے کہ نہ ہوگی پھر کبھی واپسی